REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPER FOR INDIA AT R.N. NO. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

جلد ۲۷

شمارہ ۶

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516.

یکم ربیع الاول ۱۳۹۸ھ　　۹ر تبلیغ ۱۳۵۷ہش　　۹ر فروری ۱۹۷۸ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۶ر تبلیغ (فروری)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۳۱ر جنوری ۱۹۷۸ء کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"زخم اللہ تعالیٰ کے فضل سے مندمل ہو رہا ہے۔
تاہم زخم کی تکلیف ہے۔"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۸ر تبلیغ (فروری)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع اہل و عیال و جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ ٭

○

سورینام میں جماعت ہائے احمدیہ جنوبی امریکہ کے تیسرے جلسہ سالانہ کا انعقاد!

٭ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا روح پرور اور ولولہ انگیز پیغام ٭ گیانا اور ٹرینیڈاڈ سے تیس نمائندوں کی شرکت ٭ مبلغین سلسلہ کی تقاریر ٭ ریڈیو اور اخبارات کے ذریعہ پیغامِ حق کی وسیع اشاعت

(رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد اسلم صاحب قریشی مبلغ انچارج گیانا (جنوبی امریکہ)

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ احمدیہ کیریبین کونسل کے زیرِ اہتمام جماعت ہائے احمدیہ جنوبی امریکہ کا تیسرا مشترکہ سالانہ جلسہ مورخہ ۲۵ر دسمبر ۱۹۷۷ء بروز اتوار سورینام کے دارالحکومت پارا ماریبو میں واقع احمدیہ مسجد ناصر کے وسیع احاطہ میں نہایت کامیابی سے منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں شرکت کیلئے مقامی احمدی احباب اور مدعو کئے جانے والے دوستوں کے علاوہ ہمسایہ ملکوں گیانا اور ٹرینیڈاڈ سے بھی علی الترتیب ۲۱ اور ۹ احباب پر مشتمل دو بھاری وفود نہایت ذوق و شوق اور اخلاص و محبت کے جذبات سے لبریز ہو کر شامل ہوئے۔ ان مشترکہ جلسوں میں احبابِ جماعت کی دلچسپی میں اضافہ اس بات سے عیاں ہے کہ ۱۹۷۵ء میں جب احمدیہ کیریبین کونسل کے قیام پر ہمارا پہلا جلسہ ٹرینیڈاڈ میں منعقد ہوا۔ تو اس میں گیانا اور سورینام سے آٹھ احباب شامل ہوئے۔ دوسرے سال ۱۹۷۶ء جب گیانا میں جلسہ منعقد ہوا تو ٹرینیڈاڈ اور سورینام سے تیرہ احباب شامل ہوئے۔ اور اب اس جلسہ زیرِ رپورٹ میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گیانا اور ٹرینیڈاڈ سے شامل ہونے والے احمدی احباب کی تعداد تیس تک جا پہنچی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

جلسہ کی تیاری

سورینام کے مبلغ انچارج مکرم مولوی محمد صدیق صاحب کے رخصت پر مرکزِ سلسلہ چلے جانے کی وجہ سے جلسہ کے جملہ انتظامات کی نگرانی کا کام خاکسار کے سپرد تھا۔ جلسہ سے دو ماہ قبل تک مسجد کی مرمت و مہمان خانوں کی تکمیل کا کام باقی تھا۔ مگر مومن جب کسی نیک کام کا عزم اللہ کی ذات پر توکل کرتے ہوئے کر لیتا ہے تو پھر خدا بھی اپنے بندوں کی لاج رکھ لیتا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جلسہ کی تیاری کے شوق میں مکرم حسینی صاحب اُن کے بیٹے ناصر احمد عبید اللہ اور اُن کے ساتھ مکرم رُستم محمود صاحب سیکرٹری جماعت نے مل کر دن رات ایسی لگن اور محنت سے کام کیا کہ خدا کے فضل سے سارے ضروری کام عین وقت پر پایۂ تکمیل کو پہنچ گئے۔ اور مہمانوں کے قیام و طعام جلسہ کے انعقاد اور اجرۂ ملک کے بعض اہم قابلِ دید مقامات کی سیر کے جملہ انتظامات نہایت درجہ خوش اسلوبی سے انجام پائے — فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مہمانوں کی آمد

ٹرینیڈاڈ اور گیانا کے احمدی احباب و خواتین جلسہ سورینام کے لئے شروع سال سے پروگرام بنائے ہوئے تھے۔ چنانچہ گیانا سے ۲۱ افراد کا وفد (۱۱ خواتین اور ۱۰ مردوں پر مشتمل) خشکی اور تری کے راستے مورخہ ۲۴ر دسمبر کو سورینام پہنچا جبکہ ٹرینیڈاڈ کے احمدی احباب کا وفد کُل نو افراد پر مشتمل (۶ مرد اور تین خواتین) ایک روز قبل ۲۳ر دسمبر کو بذریعہ ہوائی جہاز سورینام پہنچا۔ جماعت کی تاریخ میں اس نوعیت کا اجتماع پہلی منعقد ہو رہا تھا۔ کہ جس میں ہمسایہ ممالک سے احمدی احباب لمبا سفر اختیار کر کے سورینام کے جلسہ میں شرکت کر رہے تھے۔ مقامی احباب حضرت مسیح پاک کے مہمانوں کی اس کثیر تعداد کو دیکھ کر باغ باغ ہوئے جاتے تھے۔ اور ان کی خوشی اور مسرت کا عالم دیکھنے کے لائق تھا۔ مہمانوں کی خدمت، عزت افزائی۔ اور ہر ممکن سہولت بہم پہنچانے کے لئے فرشِ راہ بنے جاتے تھے۔ الغرض مہمانوں کی آمد کے ساتھ ہی مسجد اور مشن ہاؤس کے علاقہ میں غیر معمولی رونق اور چہل پہل نظر آنے لگی۔

ریڈیو اور اخبارات میں جلسہ کی خبر

ریڈیو سورینام سے مسلسل دو تین روز جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ کے انعقاد کا اعلان نشر ہوتا رہا۔ اور ساتھ ہی اس بات کا تذکرہ بھی کہ اس میں پاکستانی اور ٹرینیڈاڈ کے احمدی مبلغین اسلامی موضوعات پر تقاریر کر رہے ہیں۔ گیانا کے اخبار 'کرانیکل' میں دوسرے صفحہ پر جلسہ سورینام کے انعقاد کی مفصل خبر شائع ہوئی۔ اسی طرح ٹرینیڈاڈ کے اخبار میں ہمارے جلسہ کا ذکر آیا۔ اور سورینام کی ایک نیوز ایجنسی کے ذریعہ سارے ملکی اخبارات کو جلسہ کی خبر پہنچائی گئی۔ اس ملک کی سرکاری زبان ڈچ ہے اگرچہ مختلف نسلوں کی مخلوط آبادی ہونے کی وجہ سے دیگر زبانیں مثلاً بگڑی ہوئی اردو۔ انڈونیشین۔ اور ٹاکی ٹاکی بھی رائج ہیں۔ مگر یہاں کی علمی زبان ڈچ ہی ہے۔ اس حقیقت کے پیشِ نظر مرکز کی منظوری سے محترم امام مسجد ہالینڈ مولانا عبد الحکیم صاحب اکمل کی آمد عین متوقع تھی۔ مگر بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر انہیں اپنا پروگرام تبدیل کرنا پڑا۔ لہٰذا جلسہ کی تقاریر اُردو اور انگریزی زبانوں تک ہی محدود رکھنی پڑیں۔

جلسہ گاہ کی آرائش اور تبلیغی نمائش کی ترتیب:

جماعت سورینام کے دوستوں نے جلسہ کی خوشی میں مسجد کے صحن کو رنگین قمقموں اور رنگا رنگ جھنڈیوں سے خوب آراستہ کیا۔ گیٹ کے دونوں طرف لوائے احمدیت اور سورینام کا قومی پرچم لہرائے گئے۔ علاوہ ازیں متعدد خوش آمدید اور جلسہ کی غرض و غایت پر مبنی قطعات، پارچات پر رقم شدہ، موزوں جگہوں پر آویزاں کئے گئے۔ جماعت کی عالمی تبلیغی مساعی اور جنوبی امریکہ کے احمدیہ مشنوں کی تبلیغی و تربیتی سرگرمیوں پر مشتمل ترتیب دی ہوئی فوٹوز کی نمائش خاکسار گیانا مشن سے ہمراہ لے گیا تھا (باقی صفحہ ...)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ٭

جماعتہائے احمدیہ جنوبی امریکہ کے تیسرے جلسہ سالانہ کے موقع پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام

پیارے بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

مجھے یہ معلوم کر کے بے حد خوشی ہوئی کہ آپ عنقریب کیریبین (CARIBBEAN) کے علاقہ میں احمدیہ جماعتوں کا سالانہ جلسہ منعقد کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ یہ اجتماع آپ میں باہم تعارف، محبت اور اخوت کے رشتے کو مضبوط کرنے کا باعث ہوگا۔ ایسے مواقع اپنے اندر بہت سے بیش بہا تعلیمی اور تمدنی فوائد رکھتے ہیں۔ اور اخلاق کی تربیت کا اعلیٰ ذریعہ ہوتے ہیں۔ اس نقطۂ نظر سے نئی نسل کے بچوں اور نوجوانوں کو ان جلسوں میں شمولیت کی بہت حوصلہ افزائی کی جانی چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے کہ ان مواقع سے باہمی جذبۂ تعاون، قربانی کی روح، نظم وضبط اور اپنے فرائض کی بجا آوری کی طرف پوری توجہ دے کر پورا پورا فائدہ حاصل کیا جائے۔

اس موقعہ پر میں خاص طور پر دو باتوں کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ چودھویں صدی ہجری اب ختم ہونے کو آئی ہے۔ اگلی صدی سے جو عنقریب ہم پر طلوع ہونے والی ہے انشاء اللہ اسلام کی عظیم الشان ترقیات کا دَور شروع ہونے والا ہے۔ یہ امر نوشتۂ تقدیر ہے کہ مسیح موعودؑ کے زمانہ میں اسلام تمام دوسرے ادیان پر غالب آجائے گا۔ یہ غلبہ محبت کے ذریعہ، دلائل کے ساتھ اور لوگوں کے قلوب کو فتح کرنے کے ذریعہ حاصل ہوگا۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اسلام کی خوبصورت تعلیم کو ہمیں بڑے جوش، ہمت، ہمدردی اور شفقت کے جذبہ کے ساتھ دوسروں تک پہنچانا ہے۔ اس مشن میں کامیاب ہونے کے لئے آپ کو اپنے آپ کو ایسے رنگ میں ڈھالنا چاہیئے کہ آپ کے اندر اسلامی تعلیم کی تمام خوبیاں عملی رنگ میں نظر آنے لگیں۔ بیرونی دنیا پر اثر پیدا کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اخلاقی اور روحانی لحاظ سے آپ کے اندر ایک مکمل انقلاب پیدا ہو۔ تاکہ ہر وہ شخص جس کو آپ سے واسطہ پڑے محسوس کرنے لگے کہ آپ عام لوگوں سے مختلف انسان ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ صنعتی اور سوشلسٹ نظریات یعنی انقلابات دنیا کے مسائل اور مشکلات حل کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ پہلی عالمی تنظیم "لیگ آف نیشنز" اور موجودہ "اقوام متحدہ کی تنظیم" دکھی انسانیت کے دکھوں کا مداوا نہیں کر سکیں۔ سائنس کی عظیم الشان ترقیات کے باوجود لوگوں کو دل کا سکون اور اطمینان حاصل نہیں۔ مختلف قسم کے نظریات معاشرے میں روز افزوں انتشار کی کیفیت پیدا کر رہے ہیں۔ اور مستقبل خاصا دھندلا دکھائی دیتا ہے۔ قرآن کریم کی رُو سے دنیا میں ایک نیا عالمی نظام قائم کرنے کی ذمہ داری اور تمام بنی نوع انسان کو ایک متحدہ معاشرے یعنی اُمّتِ واحدہ میں منسلک کرنے کا فریضہ مسیح موعودؑ اور اس کی جماعت کے سپرد ہے۔ اور ساری انسانیت کو ایک اُمّت بنانا یعنی اُمّتِ مسلمہ میں داخل کرنا ایک مرکزی نقطہ یا ایک مرکزی صاحب اختیار ہستی کا متقاضی ہے۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قدرتِ ثانیہ یا خلافت کے الفاظ سے ذکر فرمایا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے یہ بشارت دی ہے کہ خلافتِ احمدیہ تا قیامت جاری رہے گی۔ تاہم آپ کی یہ ذمہ داری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں۔ اور تفرقہ کا شکار نہ ہوں۔ یاد رکھیں کہ تیرہ سو سال کے بعد خلافت کا قیام اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت اور برکت ہے۔ پس ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے اور انتہائی کوشش کے ساتھ اس کے تقدس اور احترام کو قائم اور محفوظ رکھنا چاہیئے۔ خلافت کی اہمیت ابتداء ہی سے ہر احمدی بچے کے دل میں راسخ ہونی چاہیئے۔ بلاشبہ یہی وہ ذریعہ ہے جس کی بنیاد پر ساری دنیا کے لوگ ایک رشتہ میں منسلک ہوں گے۔ اور ایک برادری اور ایک خاندان کی طرح متحد ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس احسان کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ اور بنی نوع انسان کے دلوں کو دعاؤں کے ذریعہ، حسنِ سلوک کے ساتھ، خدمتِ خلق کے بے لوث اور نہ ختم ہونے والے جذبہ کے ساتھ اور اسلام کی خاطر جہدِ مسلسل کرتے ہوئے جیتنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ پر اپنا فضل نازل فرمائے اور ہر آن اور ہر دیار میں آپ کا ہادی اور مددگار ہو۔ آمین۔

(دستخط) مرزا ناصر احمد

خلیفۃ المسیح الثالث

۴-۱۲-۷۷

چنانچہ مسجد کے اندر اُسے خدام و انصار نے مل کر بڑے سلیقہ سے ترتیب دیا۔ اسی طرح احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مشتمل قطعات بھی آویزاں کئے۔ یوں خدا کے فضل سے مسجد کا اندرونی اور بیرونی ماحول ایک نہایت پاکیزہ روحانی فضا کا سماں پیش کر رہا تھا۔ جو شرکائے جلسہ کے ازدیادِ ایمان کا باعث تھا۔

جلسہ کی کارروائی کا آغاز

بالآخر مورخہ ۲۵ر دسمبر کو وہ مبارک ساعت آ پہنچی جس کے لئے یہ ساری تیاریاں تھیں۔ مقامی حالات کے مطابق ۳ بجے بعد دوپہر جلسہ کی کارروائی کے آغاز کا وقت مقرر کیا گیا تھا۔ چنانچہ اجلاس کی کارروائی مسجد کے ہال میں زیرِ صدارت مکرم محترم محمد حنیف یعقوب صاحب پریذیڈنٹ احمدیہ کیریبین کونسل و مبلغ انچارج ٹرینیڈاڈ مشن شروع ہوئی۔ تلاوتِ قرآن کریم خاکسار راقم الحروف نے کی۔ بعدہٗ سورینام مشن کی ابتداء، تدریجی ترقی اور ایک مضبوط مرکز کے قیام کے حالات پر مشتمل ایک مختصر رپورٹ خاکسار نے احباب کے سامنے پیش کی۔ رپورٹ پہلے سورینام کے احباب کے لئے اردو میں پڑھی گئی۔ بعدہٗ بیرونی مہمانوں کیلئے خاکسار نے اس کا انگریزی خلاصہ بھی بیان کیا۔

رپورٹ میں بتایا گیا کہ سورینام مشن کی ابتداء ۱۹۵۶ء میں مکرم مولوی رشید احمد اسحٰق صاحب کی آمد سے ہوئی۔ تھوڑے ہی عرصہ میں ایک معقول تعداد میں جماعت قائم ہو گئی۔ اور ایک نہایت ہی پیارے اور مخلص دوست حسینی عبید اللہ صاحب نے ایک ایکڑ زمین مسجد، مشن ہاؤس اور سکول وغیرہ کی تعمیر کے لئے جماعت کے نام وقف کر دی۔ ایک کامیاب مدرسہ بھی دینی تعلیم کا جاری ہوا۔ مسجد احمدیہ کی بنیاد رکھی گئی۔ اور جماعت تیزی سے ترقی کے مراحل طے کرنے لگی۔ درمیان میں کئی طرح کی روکیں پیدا ہوئیں۔ لیکن بفضلہ تعالیٰ آٹھ سال کے عرصہ میں خود اپنی مدد آپ کے اصول پر ایک شاندار اور خوبصورت مسجد اور مشن ہاؤس تمام ضروریاتِ زندگی سے مزین تعمیر کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ فالحمد للہ۔

اگرچہ عمومی طور پر جملہ دوستوں نے اس کارِ خیر میں حصہ لیا۔ مگر اس عظیم کامیابی کا اصل سہرا مکرم حسینی عبید اللہ صاحب اُن کی سلسلہ سے بے انتہا محبت اور فدائیت کا تعلق رکھنے والی اہلیہ محترمہ اور اُن کے نیک بخت بچوں کے سر ہے۔ دریں اثناء جماعت کے دو اور معمر بزرگوں نے بھی سکنی اور زرعی اراضی بھی جماعت کے نام وقف کیں۔ ان میں سے ایک مکرم محمد حنیف جمن بخش صاحب ہیں۔ جنہوں نے پاراماریبو شہر میں ایک قطعہ جماعت کو دیا۔ اور دوسرے بزرگ دوست امراؤ خان صاحب ہیں۔ جنہوں نے کئی ایکڑ زرعی زمین پر مشتمل وسیع رقبہ جماعت کے نام کر دیا ہے۔ مئی ۱۹۷۵ء سے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد کی سورینام میں بطور مستقل مبلغ تقرری کے ساتھ دوبارہ خدا کے فضل سے اس مشن نے پورے طور پر کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ ریڈیو پر ہفتہ وار دینی تقاریر کا سلسلہ اور تبلیغ و تربیت کے دیگر ذرائع جماعت اور مشن کی مضبوطی کا باعث بن رہے ہیں۔ اور دلوں کی زمین کشتِ ایمان کے لہلہانے کیلئے تیار ہو رہی ہے۔ اور انشاء اللہ لوگوں کا قبولِ حق کی طرف رجوع ہوگا۔ وَهٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ۔

اس رپورٹ کے بعد اس خاص موقعہ پر آئے ہوئے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے جن میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کے قیمتی پیغام کے علاوہ دنیا کے اطراف و جوانب میں پھیلے ہوئے احمدیہ مشنوں کے ارسال کردہ تہنیتی پیغامات بھی تھے جن میں انگلستان۔ امریکہ۔ جاپان۔ فجی۔ گیمبیا اور ماریشس کے مشن شامل ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور اور ولولہ انگیز پیغام افسوس ہے ہمیں ڈاک میں تاخیر کے باعث بعد میں ملا۔ لہٰذا وہ جلسہ میں تو نہ سنایا جا سکا۔ مگر بعد میں خطباتِ جمعہ کے ذریعہ اور اخبار اور بلیٹن میں شائع ہو کر سب تک پہنچا۔ (حضور کے پیغام کا مکمل متن (ترجمہ) اسی صفحہ پر الگ درج کیا جا رہا ہے)

پیغامات کے سنائے جانے کے بعد تقاریر کا پروگرام شروع ہوا۔ "اسلام میں شراب کی حرمت" کے موضوع پر مکرم طالب یعقوب صاحب ٹرینیڈاڈ نے انگریزی میں تقریر کی۔ آپ نے قرآن کریم سے استدلال کرتے ہوئے اس دشمنِ انس و جان سیال چیز کے مضرات اور انسانی معاشرہ پر اس کے اخلاقی اور روحانی لحاظ سے تباہ کن اثرات کو واضح کیا اور بتایا کہ دنیا کی بہت سی سماجی برائیوں سے نجات کا دارومدار اس اُمّ الخبائث کے استعمال سے کُلّیۃً پرہیز پر ہے۔ اسلام دینِ فطرت ہے اور ہر وہ چیز جو فطرتِ انسانی کو مسخ کرنے والی ہے اسلام اس سے کمال حکمت و دانائی سے منع فرماتا ہے۔ شراب انہی اشیاء میں سے ایک ہے۔

دوسری تقریر "اسلام میں خلافت کا نظام اور اس کی اہمیت" کے موضوع پر مکرم حسین محمد صاحب آف ٹرینیڈاڈ کی تھی۔ آپ نے آیتِ استخلاف کی روشنی میں اس روحانی نظام کی اہمیت و برکات پر روشنی ڈالی اور خلافتِ احمدیہ کے ذریعہ دوبارہ اس آسمانی سکیم کے اجراء کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا ——— (باقی دیکھئے صفحہ ۹ پر)

قسط ۲

ربوہ میں جماعت احمدیہ کے پچاسی ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز ۲۷ دسمبر ۱۹۷۷ء کو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور خطاب

تحریک جدید کی مساعی کا جائزہ ۞ اس کے ذریعہ بیرونی ممالک میں نہایت خوشکن تبدیلی ۞ نئی مساجد کی تعمیر اور نئے مشنوں کا قیام ۞ وقف عارضی، وقف جدید، تعلیم القرآن اور فضل عمر فاؤنڈیشن کی کارکردگی کا جائزہ ۞ نصرت جہاں ریزرو فنڈ، اشاعت قرآن اور صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں حصہ لینے کی تحریک وغیرہ امور کے متعلق پر لطف بیان!

انجمن احمدیہ تحریک جدید

اب تو تحریک جدید کے مشن اور اس کے تحت قائم ہونے والی جماعتیں تقریباً ساری دنیا میں پھیل چکی ہیں۔ ایک وقت تھا یعنی قیام پاکستان سے بہت پہلے جب تحریک جدید کا سارا بار ہندوستان کی جماعتوں پر تھا۔ لیکن آہستہ آہستہ خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت سے ایک انقلابی تبدیلی پیدا کی جس کے نتیجہ میں بیرونی ملکوں میں مشنوں اور جماعتوں کا قیام عمل میں آیا اور وہ مشن اور جماعتیں خود کفیل ہوتے چلے گئے۔ یہ انقلابی تبدیلی اس تحریک کی وجہ سے پیدا ہوئی جسے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "تحریک جدید" کے نام سے جاری فرمایا۔ تحریک جدید کی مساعی کے نتیجہ میں مشرق و مغرب کے بیرونی ممالک میں ایسی مخلص اور فدائی روحیں پیدا ہو گئی ہیں کہ نہیں کہا جا سکتا کہ اخلاص یہاں کے احمدیوں میں زیادہ ہے یا وہاں کے احمدیوں میں زیادہ ہے اس کیفیت کا صحیح اندازہ وہاں جاکر انہیں دیکھنے سے ہی ہو سکتا ہے۔ میں ایک ہی دفعہ مغربی افریقہ گیا ہوں، میں نے وہاں ایسا اخلاص دیکھا۔ جو ہر لحاظ سے قابل ستائش ہے وہ پہاڑیوں پر لاؤڈ سپیکر لگا کر درود شریف پڑھتے اور صلّ علیٰ محمدٍ کا ورد کرتے ہیں اور دور دور ان کی آواز سنائی دیتی ہے۔ میں نے ان لوگوں میں خلیفہ وقت کے لئے اور مرکز کے لئے اتنا پیار دیکھا کہ میں حیرت میں پڑ گیا کہ ہزاروں میل دور ہونے کے باوجود اتنے پیار کی وجہ کیا ہے؟ میں نے اُن سے باتیں کیں اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ چونکہ احمدیت نے وہاں جاکر اُن کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت بیان کی، وہ احمدیت کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت شان سے آگاہ ہوئے اور انہیں آپ کے مقام کی معرفت حاصل ہوئی۔ چونکہ انہیں یہ معرفت احمدیت کے ذریعہ ملی ہے اس لئے انہیں ہم سے بھی پیار ہے اور بے انداز پیار ہے۔

تحریک جدید کے ذریعہ بیرونی ممالک میں انقلابی تبدیلی رونما ہوئی ہے اور مسلسل ہو رہی ہے۔ یہ تبدیلی تعداد کے لحاظ سے بھی رونما ہوئی ہے اور اخلاص کے لحاظ سے بھی۔ جہاں تک تعداد کے لحاظ سے تبدیلی کا تعلق ہے غانا اور سیرالیون کے متعلق خود وہاں کے دوست دعویٰ کرتے ہیں کہ وہاں احمدیوں کی تعداد دس لاکھ سے بھی تجاوز کر گئی ہے۔ یورپ میں بھی، امریکہ میں بھی، جزائر میں بھی اور افریقہ میں بھی ہر جگہ غلبۂ اسلام کے لئے زمین تیار ہو رہی ہے۔ بعض لوگ یورپ میں یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ ابھی تک بہت تھوڑے لوگوں نے یہاں اسلام قبول کیا ہے۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ یہ تو ابتدا ہے۔ ابھی سر گننے کا وقت نہیں آیا۔ ابھی تو یہ دیکھو کہ تم میں سے جنہوں نے اسلام قبول کیا ہے اُن میں کیا تبدیلی آئی ہے وہ تبدیلی بذات خود ایک انقلاب سے کم نہیں ہے۔ خدا کی شان ظاہر ہوتی ہے اس بات سے کہ گو ابھی ڈنمارک میں چند آدمی ہی احمدی ہوئے ہیں لیکن ان میں سے ایک وہ بھی ہوا جس نے عربی میں اتنی دسترس حاصل کی کہ چند سال کے اندر اندر اس نے قرآن مجید کا اپنی زبان میں ترجمہ کر ڈالا۔ اس ترجمہ کو وہیں کے ایک پبلشر نے شائع کیا اور وہ بہت مقبول ہوا۔ کیا یہ معمولی انقلاب ہے کہ ایک شخص احمدی ہوتا ہے اور اخلاص و فدائیت میں اتنی ترقی کرتا ہے کہ اپنے ہموطنوں تک اسلام کا پیغام پہنچانے کی غرض سے ڈینش زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کر ڈالتا ہے، اسے شائع کراتا ہے اور پھر اس ترجمہ کو مقبولیت حاصل ہوتی ہے۔

اسی طرح جرمنی میں ڈاکٹر عبدالہادی کیوسی صاحب نے اسلام قبول کیا۔ احمدی ہونے کے بعد ان کے دل میں ایسا تغیر ہوا کہ انہوں نے اسپرانٹو زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کیا۔ اسے بھی وہیں کے ایک پبلشر نے شائع کیا اور یہ ترجمہ بھی بہت مقبول ہوا۔ اگر کوئی کہے کہ ڈنمارک میں تم نے صرف چند آدمی ہی احمدی بنائے ہیں تو میں کہوں گا کہ ان چند میں ایک ایسا بھی تو آگیا کہ جس نے قرآن مجید کا ڈینش زبان میں ترجمہ کر دکھایا۔ اس ابتدائی حالت میں وہ اکیلا ہی احمدی ہوتا تو وہ اکیلا ہی کافی ہوتا کیونکہ اس اکیلے شخص نے اپنے ہموطنوں کے لئے قبول اسلام کی راہ ہموار کر دکھائی۔ الغرض وہاں جو انقلاب آیا ہے وہ کوئی معمولی انقلاب نہیں۔ تعداد اور اخلاص ہر دو لحاظ سے بہت بڑا انقلاب ہے جو وہاں آیا ہے۔

تیسری چیز یہ ہے کہ تحریک جدید کے اجراء کے بعد قریباً آٹھ سال تک بیرونی ملکوں کی جماعتوں کے اپنے چندے کچھ نہ تھے لیکن اب وہاں کے احمدی احباب دل کھول کر چندے دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر غانا ہے وہاں لوگ باقاعدگی سے ماہوار چندے دینے کے زیادہ عادی نہیں لیکن جب ان کا سالانہ جلسہ ہوتا ہے تو اس وقت وہ چندہ کے طور پر لاکھوں روپے دیدیتے ہیں اور دیتے بھی ہیں روح مسابقت کے تحت ایکدوسرے سے بڑھ چڑھ کر۔ ان میں باہم مقابلہ ہوتا ہے کہ کون زیادہ چندہ دیتا ہے۔ ان میں اس روح کا پیدا ہو جانا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ یہ خود ایک بہت بڑا انقلاب ہے کہ پہلے باہر سے روپیہ آکر ان کے ملک پر خرچ ہوتا تھا اب ایک پیسہ بھی باہر کا ان پر خرچ نہیں ہوتا۔

نئی مساجد اور مشن

دوران سال بیرونی ممالک میں چار نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور متعدد زیر تعمیر ہیں اور بعض ملکوں میں اس غرض کے لئے زمین خرید لی گئی ہے۔ اسی طرح امسال نئے مشن بھی قائم ہوئے ہیں۔ ایک نیا مشن کینیا میں اور ایک نیا مشن کینیڈا میں کھلا ہے اور وہاں مبلغ بھجوائے گئے ہیں۔

گزشتہ سال میں ٹورنٹو (کینیڈا) بھی گیا تھا۔ وہاں کی جماعت کو مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے زمین خریدنے کی طرف توجہ دلائی تھی۔ چنانچہ وہاں کی جماعت نے خدا تعالیٰ کے فضل سے شہر کے مضافاتی علاقہ میں ساڑھے چھ ایکڑ زمین خرید لی ہے۔

اسی طرح سپین میں ہمیں امید ہے کہ مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے جلد زمین خرید لی جائے گی۔ سپین کے بارہ میں تو ہماری غیرت کا سوال بھی ہے۔ وہاں مسلمان سات آٹھ سو برس حکمران رہے ہیں۔ پہلے وہ ایک مسلمان ملک تھا۔ ہم نے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساری دنیا کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے۔ البتہ جو پہلے مسلمان علاقے تھے ان میں اسلام کی از سر نو اشاعت کے لئے ہمیں زیادہ کوشش کرنی ہے۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ وہاں ہمیں مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے زمین مل جائے ایک مشکل وہاں یہ پیش آرہی ہے کہ حکومت زمین خریدنے کی اجازت تو دیدیتی ہے لیکن ایسی شرائط بھی لگا دیتی ہے جنہیں پورا کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ یہ روکیں انشاء اللہ دور ہوں گی لیکن آپ کو قربانیاں دینی پڑیں گی قربانیاں دینے سے راستہ میں حائل روکیں دور ہوتی چلی جائیں گی۔ کوئی روک ایسی واقع نہیں ہو سکتی جو آپ کو ایک ہی مقام پر کھڑا رہنے پر مجبور کر دے۔

نئی جماعتیں

بعض ملکوں میں جہاں ہمارے مشن پہلے سے قائم ہیں بعض نئی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا ہے۔ چنانچہ انگلستان میں دو نئی جماعتیں بنی ہیں۔ اسی طرح جزائر فجی میں تبلیغ کا ایک نیا میدان کھلا ہے۔ اب تک فجی میں باہر سے آکر آباد ہونے والوں میں احمدیت پھیل رہی تھی۔ لیکن اب وہاں کے اصل باشندوں یعنی فجین میں سے بھی متعدد لوگ احمدی ہو چکے ہیں۔ پہلے وہاں کے اصل باشندوں اور ہمارے درمیان ایک دیوار حائل تھی وہ اب بفضلہ تعالیٰ گرنی شروع ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے جماعت پر کہ بیرونی دنیا میں بھی ہر سال ہمارا تبلیغی اور اصلاحی کام آگے بڑھ رہا ہے اور اندرون ملک بھی اللہ تعالیٰ

اس میدان میں ہمیں برکتوں سے نواز رہا ہے۔ اس جلسہ میں پاکستان کے ایک علاقہ کے دو سو ایک (۲۰۱) باشندے آپ کے درمیان ایسے بیٹھے ہیں جو پہلے اچھوت کہلاتے تھے لیکن ان میں سے اکثر اب مسلمان ہو چکے ہیں۔ کچھ ہیں جو تحقیق کرنے کی غرض سے یہاں آئے ہیں۔

بیرونی ملکوں میں پریس قائم کرنے کی سکیم

انگلستان میں بعض لحاظ سے بہت اچھا کام ہو رہا ہے اور بعض لحاظ سے کچھ سُستی بھی ہے۔ وہاں کے جو اصل باشندے احمدی ہوئے ہیں وہ تعداد میں ابھی تھوڑے ہیں لیکن جو احمدی ہوئے ہیں وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت مخلص ہیں جیسے ہمارے بشیر احمد صاحب آرچرڈ ہیں جو باقاعدہ مبلغ اسلام کی حیثیت سے وہاں فریضۂ تبلیغ ادا کر رہے ہیں۔ البتہ وہاں اشاعت کتب کا بہت اچھا کام ہو رہا ہے۔ امریکہ اور انگلستان میں ہم کوشش کر رہے ہیں کہ وہاں اپنے پریس لگ جائیں تاکہ اشاعتِ کتب کے کام میں آسانی پیدا ہو سکے۔ پتہ لگا ہے کہ دنیا میں بعض مقامات ایسے ہیں جہاں طباعت کا کام بہت سستا ہو جاتا ہے۔ انہیں مرکز بنا کر وہاں سے مختلف ممالک میں کتابیں بھجوانے کا پروگرام بھی زیرِ غور ہے۔ دراصل میرے دل میں بڑی تڑپ ہے کہ دس لاکھ قرآن کریم امریکہ میں پھیل جائیں۔ اگر آپ میں بھی یہ تڑپ پیدا ہو جائے اور آپ بھی اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں تو جلد یہ تڑپ پوری ہو سکتی ہے۔

مغربی افریقہ میں اسلام کی رَو

مغربی افریقہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اسلام کی رَو بڑی تیز ہو گئی ہے لیکن وہاں کچھ اقتصادی مشکلات پیدا ہو رہی ہیں جس سے اشاعت اسلام کے کام میں روک واقع ہو سکتی ہے۔ غانا کے الحسن عطاء صاحب نے جو امسال بھی جلسہ میں شرکت کے لئے آئے ہوئے ہیں مجھ سے ملاقات کے وقت رو کر کہا کہ ہمارے ملک کی اقتصادی حالت ٹھیک نہیں۔ آپ اس کے لئے دعا کریں۔ ہم سب کے لئے دعا کرتے ہیں، ان کے لئے بھی ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ملک کی اقتصادی مشکلات دور فرمائے اور وہاں اسلام کی روز افزوں ترقی کے سامان فرمائے۔

الغرض دورانِ سال خدا تعالیٰ کے فضل سے ساری دنیا میں ہی تبلیغ اسلام کے کام میں تیزی پیدا ہوئی ہے۔ لیکن خاص طور پر انگلستان، امریکہ، مغربی افریقہ، فجی آئی لینڈز، اور مشرقی افریقہ کے بعض ممالک میں نمایاں ترقی ہوئی ہے۔ فالحمدللہ!

مہنگائی اور اس کے اثرات کم کرنیکی مساعی

اب میں مہنگائی کی طرف آتا ہوں۔ مہنگائی صرف غانا اور نائیجیریا میں نہیں ہے بلکہ دوسرے ملکوں میں بھی ہے اور ہمارے اپنے ملک میں بھی ہے۔ ہمارے ملک میں مہنگائی کی ایک وجہ غیر اسلامی انداز کی غلط منصوبہ بندی بھی ہے۔ اس کا اثر ہمارے کارکنوں پر بھی پڑنا ایک قدرتی امر ہے۔ صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید اور وقفِ جدید نے اپنے اپنے کارکنوں کی اور خلافت نے غیر کارکن افراد کی اقتصادی مشکلات کو دور کرنے کی کوشش شروع کی ہوئی ہے۔ ایک تو گندم کی خریداری میں سہولت دی جاتی ہے، دوسرے موسم سرما میں گرم کپڑوں وغیرہ کے لئے امداد دی جاتی ہے، تیسرے علاج معالجہ کے سلسلہ میں طبّی امداد کی سہولت بہم پہنچائی جاتی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے کم تنخواہ پانیوالے کارکنان کو ان کے افرادِ کنبہ کو مدّنظر رکھتے ہوئے ان کی گندم کی کُل سالانہ ضرورت کا ½ حصہ بطور امداد انہیں دیا جاتا ہے تاکہ گندم کے حصول میں انہیں دقت نہ ہو۔ نیز ان کے افرادِ کنبہ کو ساٹھ روپے فی کس کے حساب سے موسم سرما میں امداد دی جاتی ہے۔ نیز غیر کارکنان مستحقین کو گندم گزارہ الاؤنس اور وظائف کی شکل میں حتی المقدور امداد مہیا کی جاتی ہے۔ اس طرح صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید، وقفِ جدید نے اپنے کارکنان کو اور خلیفۂ وقت کی زیرِ نگرانی غیر کارکنان مستحقین کو گندم، امداد موسم سرما اور طبّی امداد نیز گزارہ الاؤنس اور وظائف کی شکل میں دس لاکھ چودہ ہزار روپے سے زائد کی امداد مہیا کی۔ یہ سب امداد کارکنان کی ماہوار تنخواہوں کے علاوہ مہیا کی گئی۔

وقفِ عارضی

اس سال وقفِ عارضی کی سکیم کے تحت ۱۵۰۱ واقفین اور واقفات نے مختلف جماعتوں میں کام کیا اور جب سے یہ سکیم جاری ہوئی ہے اس وقت سے اب تک ۴۷ ہزار سے زائد افراد اس میں حصّہ لے کر خدمات بجا لا چکے ہیں۔ یہ ایک بہت مفید تحریک ہے۔ اس کے انفرادی اور اجتماعی فائدے ظاہر ہو رہے ہیں۔ جو شخص بھی اس کے تحت کم از کم پندرہ دن وقف کرتا ہے وہ خود اس کے لئے پہلے تیاری کرتا ہے۔ وہ مطالعہ کر کے اپنی دینی معلومات میں اضافہ کرتا ہے پھر اس عرصہ میں اسے خاص تعہّد سے عبادت کرنے اور دُعائیں مانگنے کی توفیق ملتی ہے۔ اس طرح یہ عرصہ خود اُس کے لئے علمی اور رُوحانی رنگ میں ترقی کرنے کا موجب بنتا ہے۔ اُدھر کسی بھی جماعت میں ایک نئے آدمی کا جانا ہی اُس میں حرکت اور توجہ پیدا کر دیتا ہے اور وہ پہلے سے زیادہ مستعد اور فعّال بن جاتی ہے۔ پھر جماعت میں قرآن پڑھنے اور قرآنی علوم سیکھنے کی ایک نئی رَو پیدا ہو جاتی ہے۔

تعلیم القرآن سکیم

تعلیم القرآن سکیم کے تحت تعلیم القرآن کی عام کلاسوں کے علاوہ جو مختلف مقامات پر جاری کی جاتی ہیں فضل عمر درس القرآن کے نام سے ہر سال مرکز میں بھی ایک خصوصی کلاس جاری کی جاتی ہے جس میں بیرونی جماعتوں کے طلباء اور طالبات حصّہ لیتی ہیں۔ ۱۹۷۷ء کی فضل عمر کلاس کے بارہ میں مَیں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ میرے لئے وہ خوشی کی بات بھی ہے اور ایک لحاظ سے شرمندہ کرنیوالی بھی ہے۔ اس کلاس میں ۶۱۹ طلباء اور ۷۰۰ طالبات یعنی مجموعی طور پر ۱۳۱۹ طلباء اور طالبات نے شرکت کی۔ قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ ۶۱۹ مرد طلباء میں سے صرف ۲۱ طلباء ایسے تھے جن کا تعلیمی معیار بی اے یا بی ایس سی سے زیادہ تھا جبکہ ایسی طالبات جو بی اے یا بی ایس سی سے زیادہ تعلیم یافتہ تھیں ان کی تعداد ۱۱۶ تھی۔ اب یہ خوشی کی بات ہے کہ ہماری بچیاں عام دنیوی تعلیم میں بھی بہت پیش پیش ہیں۔ لیکن ساتھ ہی مجھے بہت شرم بھی آئی کہ ہمارے مرد قرآنی تعلیم کے حصول میں اتنے پیچھے ہیں کہ عورتیں ان پر سبقت لے جا رہی ہیں۔ یہ اعداد و شمار میرے لئے شرمندگی کا موجب ہیں۔ مَیں نے سوچا کہ مَیں یہ بات جلسہ سالانہ میں بیان کر دوں تاکہ تم بھی اس شرم میں شریک ہو جاؤ۔

دراصل تعلیم القرآن ہماری جان ہے قرآن مجید سیکھنا اور اس پر عمل کرنا ہمارے لئے فرضِ عین کی حیثیت رکھتا ہے۔ اصل چیز جس پر ہمارے دین کی بنیاد ہے وہ قرآن کریم ہی ہے اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن مجید سیکھنے، اس پر عمل پیرا ہونے اور اس سے بے حد پیار کرنے پر بہت زور دیا ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ تعلیم القرآن میں باقاعدگی پیدا کرنے اور اس کا مستقل بنیادوں پر انتظام کرنے کے لئے بعض اقدامات ضروری ہیں۔ اوّل یہ کہ ہر جماعت میں تعلیم القرآن کی نگرانی کے لئے ایک انتظامیہ کمیٹی بنا دی جائے۔ اس میں غیر عہدہ دار زیادہ ہوں۔ یہ کمیٹی اس بات کی کوشش کرے کہ کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ احباب قرآن کریم پڑھنا اور اس کا ترجمہ کرنا سیکھ جائیں۔ کمیٹی کو چاہیئے کہ وہ اس کام کی نگرانی کرے اور جن لوگوں کو اس کام پر مقرر کیا جائے ان سے رپورٹیں لے کر کام کی رفتار کا جائزہ لیتی رہے۔

دوم یہ کہ جماعتیں تحریک کرکے زیادہ سے زیادہ لڑکوں کو قرآن مجید کا ایک ایک پارہ حفظ کرنے کی سکیم میں شامل کریں تاکہ جماعت میں زیادہ سے زیادہ حفاظ پیدا ہو سکیں۔

سوم یہ کہ تحریک وقفِ بعد از ریٹائرمنٹ میں اپنا نام پیش کرنے والوں سے مختلف النوع کام لینے چاہئیں تاکہ ساتھ کے ساتھ ان کی ٹریننگ ہو سکے اور جب وہ ریٹائر ہوں تو انہیں مختلف کاموں پر لگایا جا سکے ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ ابھی سے قرآن مجید سیکھنے اور ترجمہ و تفسیر میں دسترس حاصل کرنے کی کوشش کریں کیونکہ اصل چیز قرآن ہی ہے جس پر ہمارا سب دارومدار ہے۔ اب تک تحریک وقف بعد از ریٹائرمنٹ میں ۱۵۵ احباب نے اپنے نام پیش کئے ہیں انہیں چاہیئے کہ یہ ریٹائرمنٹ کا انتظار نہ کریں بلکہ پہلے ہی قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر سیکھ لیں اور اتنی استعداد اپنے اندر پیدا کر لیں کہ ان کے ریٹائر ہوتے ہی انہیں سلسلہ کے کاموں پر لگایا جا سکے۔

فضلِ عمرؓ فاؤنڈیشن!

فضلِ عمرؓ فاؤنڈیشن ۱۹۶۷ء میں شروع ہوئی تھی۔ انہوں نے اپنے سرمائے کو تجارت پر لگا کر نفع سے کام کرنا تھا۔ انہوں نے پہلے تو اپنے دفتر کی عمارت تعمیر کرائی۔ دوسرے انہوں نے خلافت لائبریری کی عمارت تعمیر کر کے جماعت کی ایک ضرورت کو پورا کیا۔ تیسرے انہوں نے جلسہ سالانہ کے موقع پر بیرونی ملکوں سے تشریف لانے والے مہمانوں کے لئے ایک بڑا گیسٹ ہاؤس بنوایا۔

پھر فضل عمر فاؤنڈیشن نے علمی اور تحقیقی میدان میں ایک منصوبہ بنایا جس کے تحت انہوں نے مختلف موضوعات پر انعامی تحقیقی مقابلے لکھوانے شروع کئے۔ اب تک پندرہ تحقیقی مقالوں پر انعام دیئے جا چکے ہیں۔

(مسلسل صفحہ ۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

زید براں انہوں نے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے خطبات عیدین دو علیحدہ علیحدہ جلدوں میں شائع کئے ہیں۔ خطبات نکاح کا مسودہ بھی تیار ہے۔ نیز انہوں نے سوانح حضرت فضل عمرؓ کی پہلی جلد شائع کی ہے دوسری جلد کا مسودہ زیر تصنیف ہے۔

وقف جدید

وقف جدید کے کام میں سب سے بڑی روک خود جماعتوں کی طرف سے ہے۔ جماعتیں معلمین کا مطالبہ تو کرتی ہیں لیکن معلمین تیار کرنے کی طرف توجہ نہیں دیتیں اور نہ ہی احباب خود کو ایسے رنگ میں بطور معلم کام کرنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ اب اگر دو سو معلمین کی ضرورت ہو اور آپ صرف سو معلم دیں تو باقی کہاں سے آئیں گے؟ پس جماعتوں کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں ایسے لوگ پیش کرنے چاہئیں جو بطور معلم خدمات بجا لا سکیں اس کے بغیر وقف جدید کے کام میں وسعت پیدا نہیں ہو سکتی۔

پھر وقف جدید کے لئے ایک خاص قسم کا لٹریچر چاہیئے۔ گہرے اور ادق مسائل کی معلمین کو ضرورت نہیں۔ ان کے لئے تو ایسی کتابیں تیار ہونی چاہئیں جن میں موٹے موٹے مسائل کو عام فہم انداز میں بیان کیا گیا ہو نیز معلمین کے لئے ایک عام فہم انداز میں لکھی ہوئی تبلیغی پاکٹ بک ہونی چاہیئے جو ضروری حوالہ جات پر مشتمل ہو۔

میں نے ... ۱۹۷۶ء کو ... میں رضاکار معلمین سے متعلق ایک تحریک پیش کی تھی اس کی طرف جماعت پوری توجہ نہیں کر رہی ہے جماعت نے ابھی اس تحریک کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ میں نے تحریک یہ پیش کی تھی کہ جماعتیں مرکز میں رضاکار معلم بھجوائیں۔ مرکز ان کے لئے دو ماہ کی کلاس جاری کر کے تعلیم و تربیت کا انتظام کرے گا اور انہیں اس قابل بنائے گا کہ وہ رضاکارانہ طور پر بطور معلم خدمت بجا لا سکیں انہیں مختلف مسائل کے چیدہ چیدہ دلائل سکھا دئے جائیں گے اور ان میں اتنی استعداد پیدا کر دی جائے گی کہ وہ باسانی کام کر سکیں گے۔ رضاکار معلمین کے منصوبہ کا ذکر قرآن کریم میں بھی آتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَافَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ (التوبہ آیت ۱۲۲)

یعنی مومنوں کے لئے ممکن نہ تھا کہ وہ سب کے سب اکٹھے ہو کر تعلیم دین کے لئے نکل پڑیں۔ پس کیوں نہ ہوا کہ ان کی جماعت میں سے ایک گروہ نکل پڑتا تاکہ وہ دین سیکھتے اور اپنی قوم کو واپس لوٹ کر ایسے دین سے ہوشیار کرتے تاکہ وہ گمراہی سے ڈرنے لگیں۔

اس آیت میں اس امر کا ذکر ہے کہ بعض لوگوں کو رضاکارانہ طور پر آگے آنا چاہیئے اور مرکز میں رہ کر دین سیکھنا چاہیئے اور پھر اپنے اپنے علاقوں میں واپس جا کر لوگوں کو ہدایت کی طرف بلانا چاہیئے۔

اب تک معلمین وقف جدید کی مساعی کے نتیجہ میں ۱۵۰۰ غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا ہے اگر رضاکار معلمین میسر آتے رہیں تو وقف جدید کے کام میں بہت وسعت پیدا ہو سکتی ہے۔ جماعت کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

مغربی افریقہ کے بعض ملکوں میں ہسپتال اور ہائر سیکنڈری سکول کھولنے کے لئے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریک میں نے ۱۹۷۰ء میں شروع کی تھی ۲۵ لاکھ روپے اس فنڈ میں جمع کرنے کی میں نے تحریک کی تھی.......

....

.. لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے تین سال کے اندر اندر ۵۶ ملکوں سے احباب جماعت نے ۵۳ لاکھ روپیہ ادا کیا۔ یہ رقم بزنس (Business) کے طور پر تھی جس میں آغاز کار ۵۳ لاکھ روپے کا ایک چھوٹا سا شعلہ نمودار ہوا جو بعد میں بڑھا اور پھیلا اور مغربی افریقہ کے ایک بڑے علاقہ کو اپنی تمازت سے فیض پہنچانے کا موجب بنا اس ۵۳ لاکھ روپے نے بروئے کار آکر چار کروڑ ۴۶ لاکھ روپیہ پیدا کیا اور اس نے وہاں کے سکولوں اور ہسپتالوں کی ضرورت پوری کر دی ہم نے ابتدا میں وہاں چھوٹے چھوٹے کلینک کھولے تھے اس آمد سے ہم نے ان چھوٹے چھوٹے کلینکوں کو ہسپتالوں میں بدل دیا اور نئے اسکول کھولے اللہ تعالیٰ نے وہاں اپنی رحمت کا جلوہ ظاہر کیا اس کا ایک درخشاں پہلو یہ ہے کہ ان ہسپتالوں میں گزشتہ سات سال کے دوران ۵۶ و ۳ و ۵۲ و ۱۷ مریضوں کا علاج کیا گیا ۵۶۳ مریضوں کے کامیاب آپریشن کئے گئے کم و بیش دو لاکھ مریضوں کا کلی طور پر مفت علاج کیا گیا امراض کی تشخیص بھی مفت کی گئی اور انہیں دوائیں بھی ہسپتالوں کی طرف سے مفت دی گئیں۔ باقی مریضوں نے جن میں سے اکثر کھاتے پیتے اور مالدار تھے اپنے علاج کے اخراجات اپنی مرضی سے خود ادا کئے اور اسی طرح خدا تعالیٰ نے ہسپتال اور نئے سکولز کھولنے کیلئے خود وہیں سے رقم مہیا کرتا رہا خدا تعالیٰ نے اپنے تصرف خاص کے ماتحت امراء سے دولت لے کر غریبوں کے لئے رقم مہیا کر دی جس کے نتیجہ میں وہاں سولہ ہسپتال اور سولہ ہائر سیکنڈری سکول کھل گئے جو بڑی کامیابی سے وہاں عوام کی خدمت بجا لا رہے ہیں یہ ایک نعمت ہی ایسی ہے خدا کی کہ اگر ہم ساری عمر شکر کرنے میں گزار دیں تو بھی اس ایک نعمت کا شکر ادا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے وقت کہتا ہوں 'اے خدا ہماری طاقت اور استعداد کے مطابق جتنا شکر کرنا ہمارے لئے ممکن ہے اس کی تو ہمیں توفیق عطا کر اور تیری نعمتوں کی قدر کے مطابق جتنا مزید شکر ہمیں کرنا چاہیئے اسے معاف کر دے'

اشاعت قرآن عظیم

"نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" کے تحت مغربی افریقہ کے ممالک میں قرآن مجید (عربی متن و انگریزی ترجمہ) کے بیس ہزار نسخے ایک سکیم کے ماتحت پھیلائے جا چکے ہیں وہاں کے تمام بڑے بڑے ہوٹلوں کے رہائشی کمروں میں جن میں بکثرت سیاح اور بڑے لوگ قیام کرتے ہیں قرآن مجید کے نسخے رکھوا دئے گئے ہیں تاکہ جو لوگ ان کمروں میں ٹھہریں وہ فارغ وقت میں قرآن مجید کا مطالعہ کر سکیں اور اس طرح اسلام کا پیغام از خود ان تک پہنچتا رہے۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء کے موقع پر میں نے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی تحریک کی تھی اور جماعت کے مخلصین سے پندرہ سال میں اڑھائی کروڑ روپیہ اس فنڈ میں ادا کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ ....

.... اس فنڈ میں ۵۴ ممالک کے احباب نے وعدے لکھوائے اور وہ قسط وار ادائیگیاں کر رہے ہیں وعدے خدا کے فضل سے دس کروڑ روپے سے اوپر کے ہو گئے تھے۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے منصوبہ کو عملی جامہ پہنا کر ہم نے غلبۂ اسلام کی صدی کا استقبال کرنا ہے، نئے مشن قائم ہونے ہیں، نئی مساجد تعمیر کی جانی ہیں اور دنیا کے ایک سو زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کرا کے انہیں شائع کرنا ہے۔ ان میں سے بعض کام ایسے ہیں جنہیں ہم نے ابھی سے شروع کرنا ہے تاکہ ہم غلبۂ اسلام کی صدی کا شایان شان استقبال کر سکیں۔

وعدہ جات کی وصولی تسلی بخش ہے میں ۵۴ ممالک کی جماعتوں سے جنہوں نے وعدے لکھوائے ہیں اور جو ادائیگیاں کر رہی ہیں کہتا ہوں کہ تھوڑا سا زور اور لگا دیں تاکہ وعدے جلد از جلد پورے ہو سکیں اور غلبۂ اسلام کی مہم کو آگے بڑھانا ممکن ہو سکے جماعتوں کا اخلاص قابل ستائش ہے اور وصولی کی رفتار تسلی بخش ہے صرف تھوڑا سا زور لگانے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ احباب کو اپنی برکتوں سے نوازے گا جیسا کہ وہ اپنے وعدوں کے بموجب انہیں اپنی برکتوں سے نوازتا چلا آ رہا ہے۔

ایک سابق مخلص مبلغ کی وفات

" نہایت افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ خاکسار کے والد صاحب بزرگوارم مولوی عنایت اللہ خان صاحب خلیل کالنگڑی سابق مبلغ مشرقی افریقہ مقیم لنڈن بس کے حادثہ کے نتیجہ میں دو دن بے ہوش رہنے کے بعد ۲۲ دسمبر ۱۹۷۷ء کو پونے دس بجے ہم سب سے ہمیشہ کیلئے جدا ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نے اپنی ساری زندگی سلسلہ کی خدمت میں گزار دی ۱۳ فروری ۱۹۴۷ء کو قادیان سے مشرقی افریقہ کے لئے روانہ ہوئے انہوں نے زیادہ عرصہ مشرقی افریقہ میں تبلیغ میں گزارا۔ علاوہ ازیں پاکستان میں انہوں نے ضلع شیخوپورہ سندھ کے علاقوں میں بھی بطور مربی سلسلہ کام کیا۔ ستمبر ۱۹۷۶ء میں لنڈن آ گئے اگرچہ ریٹائر ہو چکے تھے مگر جماعت کی خدمت کرتے رہے اور حادثہ کے دن تک بچوں کو قرآن مجید پڑھاتے رہے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ۔ تین لڑکے اور ایک لڑکی چھوڑی ہے۔

احباب سے درخواست ہے کہ اباجان کے درجات کی بلندی کیلئے دعا کریں نیز یہ کہ ہم سب بہن بھائیوں اور ہماری والدہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین

خاکسار: سسٹر رافت اللہ خان۔ ابن مولوی عنایت اللہ خان صاحب خلیل کالنگڑی سابق مبلغ مشرقی افریقہ"

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر لکھنا مت بھولئے (مینجر)

قرارداد تعزیت

بروفات محترم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب ناظر بیت المال خرچ

منجانب صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید و وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

رپورٹ ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان و وکیل الاعلیٰ تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان کہ محترم الحاج قریشی عطاء الرحمٰن صاحب، گورو تیغ بہادر ہسپتال امرتسر میں پراسٹیٹ گلینڈ کے آپریشن کے بعد مورخہ ۳۰/۱/۷۸ بروز پیر وفات پا گئے ہیں ان کی وفات پر قرارداد تعزیت بغرض ریکارڈ پیش ہے یہ قرارداد تعزیت صدر انجمن احمدیہ قادیان، مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان اور مجلس وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مشترکہ طور پر پیش کی جا رہی ہے۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ ـــ ہر سہ انجمن احمدیہ قادیان کے جملہ ممبران اپنے اس غیر معمولی اجلاس میں الحاج محترم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب ناظر بیت المال خرچ و ممبر مجلس تحریک جدید کی وفات پر دلی درد اور غم کا اظہار کرتے ہیں آپ مختصر سی علالت کے بعد ۶۶ سال کی عمر میں بتاریخ ۳۰ر جنوری ۱۹۷۸ء وفات پا گئے (انا للہ وانا الیہ راجعون)

محترم قریشی صاحب نہایت درجہ مخلص اور سلسلہ کے فدائی کارکن تھے نوجوانی کی عمر میں سلسلہ کی خدمت شروع کی مثالی خلوص و محبت کے ساتھ شب و روز کی ذاتی محنت کے نتیجہ میں آپ کو صدر انجمن احمدیہ کے مختلف مناصب پر قابل قدر خدمت بجا لانے کی سعادت حاصل ہوئی ملکی تقسیم سے قبل نظارت بیت المال وغیرہ میں سالہا سال کام کیا اور جب ملک تقسیم ہوا تو آپ کو درویشانہ زندگی اختیار کرنے کی سعادت حاصل ہوئی جب قادیان کے بدلے ہوئے حالات سازگار ہوئے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد سے قادیان میں صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کی از سر نو سیٹنگ کی گئی تو اس میں آپ نے نہ صرف قابل قدر نمایاں حصہ لیا بلکہ متعدد افراد کو اپنی نگرانی میں دفتری کام کی ٹریننگ بھی دیتے رہے آپ نے پہلے نظارت بیت المال میں بطور کارکن پھر آڈیٹر بعد ازاں ناظم جائیداد و تعمیرات کی اہم ذمہ داریوں کو خوش اسلوبی سے ادا کیا۔ جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نظارت بیت المال کی آمد و خرچ کے لحاظ سے الگ الگ نظارتیں قائم فرمائیں تو حضور نے ازراہ ذرہ نوازی و قدر افزائی آپ کو ناظر بیت المال خرچ نامزد فرمایا اور اسی اہم منصب پر آخری دم تک پوری تندہی سے کام کرتے رہے شکر اللہ سعیہ۔

آپ کو ۱۹۶۷ء میں حج بیت اللہ کی سعادت حاصل ہوئی آپ منکسر المزاج۔ متقی۔ جنتی۔ دعا گو پابند صوم و صلوٰۃ، سادہ زندگی بسر کرنے والے بزرگ تھے۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے آخر دم تک صدر رہے اور اس کام کو متعدد بہتر خوش اسلوبی سے چلایا اپنے اصل فرائض کے علاوہ آپ نے لمبا وقت بطور منیجر اخبار بدر کام کیا اور اس کے لئے خاص توجہ دے کر نہ صرف دفتری خامیوں کو دور فرمایا بلکہ اپنا ماہوار الاؤنس بھی اخبار کی توسیع اشاعت میں دیتے رہے۔ سلسلہ کی تمام مالی تحریکات میں حسب توفیق حصہ لیتے رہے۔ خلافت حقہ احمدیہ سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے آپ کی ایسی ہی گوناگوں خوبیوں اور اوصاف کے نتیجہ میں بعد از وفات بہشتی مقبرہ قادیان میں آخری آرامگاہ نصیب ہوئی اور قطعہ نمبر ۹ میں مدفون ہوئے اعلیٰ اللہ درجاتہ فی الجنّۃ۔

انجمن تحریک جدید قادیان، صدر انجمن احمدیہ قادیان کا یہ غیر معمولی اجلاس آپ کی وفات پر دلی غم کا اظہار کرتے ہوئے آپ کے درویش بھائی مکرم قریشی عبد القادر صاحب اعوان، مکرم قریشی محمد کریم صاحب مقیم راولپنڈی، قریشی عبد الشکور صاحب مقیم کراچی اور اکلوتے بیٹے مکرم قریشی مطیع الرحمٰن صاحب سیف مقیم لنڈن اور ہر سہ ہمشیرگان کے ساتھ دلی تعزیت کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے سب لواحقین کو اس صدمہ کے برداشت کرنے اور صبر جمیل اختیار کرنے کی توفیق دے اور مرحوم قریشی صاحب کی مغفرت فرمائے اور ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے آمین آپ کی وفات سے سلسلہ میں جو خلا پیدا ہوا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کے پُر ہونے کے سامان پیدا کرے۔

۲۔ اس ریزولیشن کی نقول سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں۔ حضرت ناظر صاحب خدمت درویشان اور آپ کے جملہ لواحقین کو بھیجی جائیں۔

۲۔ منجانب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و مقامی قادیان

مورخہ ۳۱ر جنوری کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کا ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس کے آخر میں مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت منظور کی گئی:۔

"مورخہ ۳۰ر جنوری ۷۸ء کی صبح ۸/۱ بجے یہ اندوہناک خبر موصول ہوئی کہ محترم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب ناظر بیت المال خرچ قادیان و صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آج کے اس اجلاس میں ہم سب خدام آپ کی وفات پر گہرے صدمے اور دلی افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ محترم قریشی صاحب مرحوم نے جس صدق و ثبات۔ اخلاص و محبت۔ محنت و جانفشانی ایثار و لگن اور استقلال کے ساتھ ایک لمبا عرصہ بلکہ اپنی ساری عمر ہی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کا فریضہ نہایت احسن رنگ میں سرانجام دیا وہ ہم سب خدام کے لئے ایک نیک نمونہ ہے آپ کی وفات سے مرکز میں ایک خلا پیدا ہو گیا ہے۔ درویشانہ معاشرہ میں آپ کا وجود محبت و خلوص کا پیکر تھا تو صدر انجمن احمدیہ قادیان کے لئے ایک تجربہ کار رکن کی حیثیت رکھتا تھا لہٰذا ہم سب خدام ان کے برادر حقیقی مکرم عبد القادر صاحب اعوان درویش اور ان کے اکلوتے فرزند مکرم مطیع الرحمٰن صاحب مقیم لنڈن اور ان کے جملہ لواحقین و اقرباء سے دلی تعزیت و ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اسی طرح محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان کی خدمت میں بھی اپنی دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم قریشی صاحب کو اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور ہم سب کو ان کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

منجانب: مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و مقامی قادیان

۳۔ منجانب لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

مورخہ ۳۰ر جنوری ۷۸ء کو یہ افسوسناک خبر موصول ہوئی کہ محترم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب ناظر بیت المال خرچ وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم قریشی صاحب سلسلہ احمدیہ عالیہ کے نہایت مخلص اور خاموش طبع کارکن تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلسلہ کی کئی قسم کی خدمات کی توفیق عطا فرمائی۔ انہوں نے مختلف مرکزی دفاتر میں ذمہ دار عہدوں پر کام کیا اور نہایت فرض شناسی کے ساتھ ان کاموں کو انجام دیا۔ وہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے آڈیٹر بھی تھے اور مجلس انصار اللہ کے صدر بھی تھے۔ مرحوم نہایت نیک اور منکسر المزاج تھے۔ اور دینداری اور سادگی ساری عمر شعار رہا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور تمام پسماندگان کا حافظ و ناصر رہے۔ اور اس وقت جماعت میں آپ کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پورا فرمائے آمین۔

عہدیداران لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

قادیان میں ایک علمی تقریر

مورخہ ۲/۲/۷۸ کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں محترم قریشی منظور احمد صاحب سیز ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیر صدارت ایک معلوماتی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم حافظ اسلام الدین صاحب نے کی اس کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے "حضرت مسیح کی آمد ثانی اور تحریف بائیبل" کے موضوع پر ایک گھنٹہ تک معلوماتی تقریر فرمائی۔ یہ تقریر مدرسہ احمدیہ کے طلبہ کے لئے خصوصاً بہت زیادہ ازدیاد علم کا باعث ہوئی۔ آخر میں محترم صدر جلسہ نے ڈاکٹر برفا کی کتاب "حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے" کی روشنی میں بعض معلومات افزا باتیں بیان فرمائیں۔ آخر میں دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم ملک عبد المنان صاحب امریکہ کے مخلص نوجوان ہیں ان کی بائیں ٹانگ میں کسی وقت شدید درد ہوتا ہے۔ درد کی وجہ ٹانگ کے ایک حصہ سے خون کا عدم دوران ہے برائے علاج ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار: سید عبد العزیز نیو جرسی امریکہ

(۲) مکرم پروفیسر عبد القادر صاحب بھاگلپوری آج کل شدید بیمار ہیں۔ ان کے اوپر دوبارہ فالج کا حملہ ہوا ہے اور بے ہوشی کی صورت بدستور قائم ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

خاکسار: منصور احمد ... کراچی

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۷ء آخری قسط

اسلام میں رواداری کی تعلیم

از مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدر آباد

اسلامی تعلیم کے پیش نظر شاہان اسلام نے بھی رواداری کا نمونہ دکھایا

اسلام کی رواداری کی تعلیم پر مسلمان بادشاہوں نے بھی عمل کیا۔ وقت کی قلت کے پیش نظر میں صرف فاتح اسپین طارق بن زیاد کے اُس تاریخی خطبہ کو پیش کرتا ہوں جو اسپین فتح ہونے کے بعد دیا اُنہوں نے کہا۔

"ہماری جانب سے اُن کو بھی جان کی امان دی جاتی ہے جنہوں نے ہمارے خلاف تلوار اُٹھائی تھی۔ اور اُنہیں بھی معاف کیا جاتا ہے جنہوں نے ہمارے راستہ میں رکاوٹیں پیدا کی تھیں۔ نہ کسی سے کوئی انتقام لیا جائے گا اور نہ کسی کی املاک و جائیداد میں سے ایک تنکا بھی اُٹھایا جائے گا۔ اور نہ کسی کے کھیت اور زمین ضبط کی جائیگی۔ اس کے علاوہ اسپین کے سب ہی باشندے اپنے مذہبی عقائد اور رسوم کے معاملہ میں بالکل آزاد ہوں گے وہ جس طرح چاہیں اپنے خدا کی عبادت کر سکتے ہیں۔ اُن کے گرجوں اور عبادت خانوں کو جو نقصان پہونچائے گا اُسے سنگین سزا دی جائے گی۔ ہم اس ملک میں اس لئے نہیں آئے ہیں کہ یہاں کے باشندوں کو غلام بنائیں۔ (بلکہ ہم تمہارے بعض عمائدین کی اس خواہش پر اس ملک میں آئے ہیں تاکہ اُس ظالم شاہ لزریق اور اُس کی ذُرّیات سے باشندگان اسپین کو نجات دلائیں جو اس ملک کے لئے ایک مصیبت بن گیا تھا۔) آج کے بعد کوئی چھوٹا بڑا نہ ہوگا۔ سب کا درجہ برابر ہوگا۔ سب کو پوری پوری مذہبی اور شہری آزادی حاصل ہوگی۔ تم سب کے جان و مال اور آبرو کے تحفظ کے ہم ذمہ دار ہیں۔ اگر ہم میں سے کوئی بھی تم پر دست درازی کرے گا تو اُس کے ہاتھ کاٹ دئے جائیں گے۔"

طارق بن زیاد کے اس خلاف توقع اعلان کو سُن کر اہل اسپین حیران رہ گئے کیونکہ اُنہیں "اس چیز کا وہم و گمان تک نہ تھا کہ عرب فاتح اُن کے لئے رحمت ثابت ہوگا۔ اُنہوں نے اب تک صرف اُن فاتحین یورپ کو دیکھا تھا جو مفتوحین کو یا تو غلام بنالیتے تھے یا بے دریغ قتل کر دیا کرتے تھے۔ اُنہیں پہلی مرتبہ ایسے مردان رحمت سے واسطہ پڑا تھا۔ جو خدا کی سب مخلوق کو ایک نظر سے دیکھتے تھے مسلمان بادشاہوں کی رواداری اور بے تعصبی پر ایک مستشرق نے جو رائے قائم کی وہ بھی قابل غور ہے۔ وہ لکھتا ہے:۔

"یہ کشادہ دلی رواداری صرف اسپین ہی کے مسلمانوں کا مخصوص حصہ نہیں تھی۔ بلکہ مسلمانوں کی سب حکومتوں میں یہ طرز عمل مشترک تھا۔ ...... اس لئے ثابت ہوتا ہے کہ رواداری اور ترقی پسندی اسلام کا بنیادی کردار ہے۔ لیکن بنیادی کردار کسی بنیادی عقیدہ کے بغیر نہیں بن سکتا۔ اور اس طرح یہ بات ماننی پڑتی ہے کہ اسلام نے مسلمانوں کو جو تعلیم دی ہے۔ اُن کا بلند کردار اسی تعلیم کا قدرتی نتیجہ ہے۔ اور مسلمانوں پر تعصب اور تنگ دلی کے جو الزامات لگائے جاتے ہیں اُن میں کوئی صداقت موجود نہیں ہے۔"

(بحوالہ دین دنیا ۱۹۷۷ء صفحہ ۲۶)

شاہان اسلام نے تو رواداری کا ثبوت پیش کیا۔ لیکن ایک عام مسلمان بھی رواداری کا پیکر نظر آتا ہے۔ حضرت گرو گوبند سنگھ جی مہاراج جب ماچھی واڑہ کے جنگل میں دشمنوں کے نرغے میں آگئے تو آپ کو محفوظ مقام تک پہنچانے والے دو مسلمان غنی خان اور نبی خان تھے۔ چنانچہ جب حملہ آوروں نے دیکھا کہ دو آدمی پالکی اُٹھائے جا رہے ہیں۔ دریافت کیا کہ یہ کون ہیں تو غنی خان نے کہا کہ یہ ہمارے اُوچ صاحب کے پیر ہیں۔ پھر اُن حملہ آوروں نے کہا کہ ہم ان سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ان دونوں بھائیوں نے کہا کہ انہوں نے چپ کا روزہ (ورت) رکھا ہوا ہے۔ چنانچہ تاریخ خالصہ گواہ ہے کہ آڑے وقت گرو صاحب کے دو مسلمان کام آئے۔ اور گورو صاحب نے ایک حکم نامہ تحریر فرمایا جو آج تک تاریخ نے محفوظ رکھا ہے۔

(گورو صاحب نے اس جگہ اُن کو واپس کرتے وقت حکمنامہ عطا کیا) جس میں لکھا ہے کہ غنی خان اور نبی خان مجھ کو بیٹوں سے زیادہ پیارے ہیں۔ (مہان کوش ص ۱۸۹)

یہ تاریخی واقعہ مسلمانوں کی رواداری پر مہر ثبت کر رہا ہے۔

حجۃ الوداع کے موقعہ پر رواداری کا درس

اب میں آپ کی توجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس تاریخی خطبہ کی طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں جو منیٰ کے مقام پر ارشاد فرمایا جس میں حضور نے آئندہ نسلوں کے لئے رواداری کی تعلیم دی۔ آپؐ نے فرمایا۔

"اے لوگو میری بات کو اچھی طرح سنو کیونکہ میں نہیں جانتا کہ اس سال کے بعد کبھی بھی میں تم لوگوں کے درمیان اس میدان میں کھڑے ہوکر کوئی تقریر کروں تمہاری جانوں اور تمہارے مالوں کو خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے کے حملہ سے قیامت تک کے لئے محفوظ قرار دیا ہے۔

ایک عربی کو غیر عربی سے اپنے آپ کو برتر کہنے کا کوئی حق نہیں اور نہ ایک عجمی اپنے آپ کو ایک عربی سے بہتر تصور کر سکتا ہے۔ تمام انسان آدم کی اولاد ہیں۔ اور آدم مٹی سے پیدا کیا گیا تھا۔

اسی تسلسل میں آپؐ نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

جس طرح تم حج کے دن حج کے مہینے اور حج کے مقدس مرکز کا احترام کرتے ہو اسی طرح ہر انسان کی جان اس کے مال اور اُس کی آبرو کا بھی احترام کرو۔ کیونکہ ان کو بھی ویسی ہی شرعی حفاظت حاصل ہے جیسی شرعی حفاظت اس مقدس دن اس مقدس مہینہ اور اس مقدس شہر کو دی گئی ہے۔

پھر فرمایا:۔

یہ باتیں جو میں تم سے آج کہتا ہوں اُن کو دُنیا کے کناروں تک پہنچا دو کیونکہ ممکن ہے کہ جو لوگ آج مجھ سے سُن رہے ہیں اُن کی نسبت وہ لوگ ان پر زیادہ عمل کریں جو مجھ سے نہیں سُن رہے۔"

اس خطبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اخوت اور مساوات کی روح کے ساتھ ساتھ آزادی اور رواداری کی بے نظیر تعلیم دی ہے۔ جس کو غیروں نے بھی تسلیم کیا ہے۔

مسٹر جینی لعل آنند ایم اے ایل ایل بی کی رائے

"عرب میں ...... ایک پیغمبر پیدا ہوا انسانی کانوں کے لئے یہ ایک نیا مذہب تھا جو دنیا کی تاریخ میں لاثانی تھا۔ عربی پیغمبر نے کہا ...... اے لوگو میرے الفاظ سنو اور اُنہیں سمجھو اور جانو کہ ..... تم سب ایک برادری ہو اس طرح عربی پیغمبر نے غلاموں کو اور مذہبی و سیاسی ظلم کے تختہ مشق بد قسمت آدمیوں کو اپنا آزادی کا پیغام دیا اور ایک ایسی زبردست قوم تیار کی جو اپنے زبردست انتظام کی وجہ سے سندھ سے جبل الطارق تک تمام دنیا پر اپنا اثر ڈالنے والی تھی۔"

(مسلم راجپوت امرتسر ۲۳ مئی ۱۹۲۷ء)

ڈاکٹر لکشمی دت صاحب ایڈیٹر آگرہ کی رائے

"اخوت و مساوات جماعت انسانی سے باہر ہو چکے تھے۔ ان حالات میں خداے ذو الجلال نے سرزمین عرب پر ہاں اس گھٹا ٹوپ تاریکی میں ڈوبی ہوئی سرزمین عرب پر ایک روشنی بھیجی جس نے گرے ہوؤں کو اُٹھا لیا ڈوبے ہوؤں کو بچا لیا ہاں ہاں جس نے اندھیرے میں بھٹکے ہوئے انسانوں کو روشنی دکھلا دی مظلوموں بے کسوں بے بسوں کو پنجہ ستم سے نجات دلائی اور بھولوں کو راہ مستقیم دکھائی ..... آج سے چودہ سو برس پہلے عرب کے جنگلوں کو وحدت کا پیغام سنانا عرب کے ریگستانوں میں وحدہٗ لاشریک کے ترانے گانا اور زیردستوں کو زبردستوں کے پنجہ ستم سے چھڑا کر مساوات کے درجہ پر لانا بے شک کسی انسان کے لئے آسان کام نہیں تھا۔ اور یقیناً وہ ہستی دنیا کی بلند ترین ہستیوں میں شمار کی جائے گی۔ جس کی اولوالعزمی شجاعت و بلند خیالی نے انسانی جماعت کے ایک بڑے حصّہ کو توہمات باطلہ سے نجات دلائی۔"

(رسالہ مولوی رسول نمبر صفحہ ۱۲۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رواداری کی تعلیم دی

اس زمانہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمام لوگوں کو رواداری کی تعلیم دی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور

ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع انسان سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے ایک والدۂ مہربان اپنے بچوں سے کرتی ہے بلکہ اس سے بڑھ کر...... ہمدردی میرا فرض ہے۔"

یہ ایک زبانی دعویٰ نہیں تھا بلکہ یہ حقیقت ہے آپ کی زندگی کا ہر لمحہ مخلوق خدا کی ہمدردی میں بسر ہوتا تھا اور اپنے دشمنوں تک کے لئے حقیقی ماؤں سے زیادہ تڑپ رکھتے تھے۔ چنانچہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ فرماتے ہیں کہ جن دنوں طاعون کا مرض پنجاب میں زوروں پر تھی جو آپکی صداقت کا نشان تھی اور دشمن اُس مرض میں بے شمار مر رہے تھے اُنہوں نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو علیحدگی میں دُعا کرتے سُنا اور یہ نظارہ دیکھ کر محو حیرت ہو گئے حضرت مولوی صاحبؓ کے الفاظ یہ ہیں کہ۔

"اُس دُعا میں آپؑ کی آواز میں اس قدر درد اور سوزش تھی کہ سُننے والے کا پتہ پانی ہوتا تھا اور آپ اس طرح آستانہ الٰہی پر گریہ وزاری کر رہے تھے کہ جیسے کوئی عورت دردِ زہ سے بے قرار ہو۔ مَیں نے غور سے سُنا تو آپ مخلوق خدا کے واسطے طاعون کے عذاب سے نجات کیلئے دُعا فرما رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ الٰہی اگر یہ لوگ طاعون کے عذاب سے ہلاک ہو گئے تو پھر تیری عبادت کون کرے گا۔"

سامعین! ذرا غور فرمائیں کہ آپؑ کے مخالفوں پر ایک عذاب الٰہی نازل ہو رہا ہے اور عذاب بھی وہ جو ایک خدائی پیشگوئی کے مطابق آپؑ کی صداقت میں ظاہر ہوا ہے۔ مگر پھر بھی آپؑ مخلوق خدا کی ہلاکت کے خیال سے بے چین ہو جاتے ہیں اور تڑپ تڑپ کر عرض کرتے ہیں کہ خدایا تو رحیم و کریم ہے تو اپنی مخلوق کو اس عذاب سے بچا لے۔ کیا ہی ہمدردی اور رواداری کا بے نظیر نمونہ ہے۔ (ماخوذ در منثور)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ اصول نہایت پیارا۔ امن بخش اور صلحکاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دُنیا میں آئے۔ خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑہا دلوں میں ان کی عزت و عظمت بٹھا دی اور اُن کے مذہب کی جڑ قائم کر دی اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی اُصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھایا۔ اس اُصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جنکی سوانح اس تعریف کے نیچے آگئی ہیں۔ عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے۔ (تحفہ قیصریہ)

اسلام کی اس رواداری کی تعلیم کے پیش نظر آج ہم ببانگ دُہل کہہ سکتے ہیں کہ ہم اُس وقت تک مسلمان نہیں۔ جب تک کہ کرشن اور رام کو بھی تمام نبیوں کے ساتھ سچا نبی تسلیم نہ کریں۔ اور کوئی مذہب ایسی رواداری کی تعلیم نہیں دیتا۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کو اپنی وفات سے ایک روز پہلے اہالیان وطن کے نام ایک پیغام صلح دیا۔ جس میں ہندو مسلم دونوں قوموں کو آپس میں پیار محبت اور رواداری کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا:۔

"جو شخص تم دونوں قوموں میں سے دوسری قوم کی تباہی کی فکر میں ہے۔ اُس کی اس شخص کی مثال ہے جو ایک شاخ پر بیٹھ کر اس کو کاٹتا ہے...... ایسے نازک وقت میں یہ راقم آپ کو صُلح کے لئے بلاتا ہے دنیا پر طرح طرح کے ابتلا نازل ہو رہے ہیں۔ جو کچھ مجھے خدا نے خبر دی ہے وہ بھی یہی ہے کہ اگر دنیا اپنی بدعملی سے باز نہیں آئیگی۔ اور بُرے کاموں سے توبہ نہیں کریگی تو دُنیا پر سخت بلائیں آئیں گی۔ اور ایک بلا ابھی بس نہیں کرے گی کہ دوسری بلا ظاہر ہو جائے گی۔ آخر انسان نہایت تنگ ہو جائیں گے۔ کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے مصیبتوں کے بیچ میں آکر دیوانوں کی طرح ہو جائیں گے۔ سو اے ہموطن بھائیو! قبل اس کے کہ وہ دن آویں ہوشیار ہو جاؤ اور چاہیئے کہ ہندو و مسلمان باہم صلح کر لیں۔" (پیغام صُلح)

لیکن امن کے شہزادہ کے اس پیغام پر ہم وطنوں نے لبیک نہ کہا۔ جس کا نتیجہ پارٹیشن کی شکل میں ۱۹۴۷ء میں دیکھا پھر جنگوں کی شکل میں ۱۹۶۵ء میں دیکھا پھر ۱۹۷۱ء میں دیکھا اور جب تک اس رواداری کی تعلیم پر عمل نہیں ہوگا دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ اخبار فرنٹیئر میل ۱۹۴۸ء پیغام صلح پر ریویو کرتے ہوئے رقمطراز ہے۔

"احمدیہ جماعت مسلمانوں میں ایک ترقی پسند جماعت ہے۔ جملہ مذاہب کے ساتھ رواداری اس کے بنیادی تعلیم میں شامل ہے۔ تمام پیشوایان مذاہب کی عزت و تکریم کرتے ہوئے احمدیوں نے ان تعلیمات کو اپنی مذہبی کتب میں شامل کیا ہے۔ چالیس سال پیشتر یعنی اُس وقت جب کہ مہاتما گاندھی ابھی ہندوستان کے افق سیاست پر نمودار نہ ہوئے تھے (حضرت) مرزا غلام احمد صاحب (علیہ السلام) نے ۱۸۹۱ء میں دعویٰ مسیحیت فرما کر اپنی تجاویز رسالہ پیغام صلح کی شکل میں ظاہر فرمائیں جن پر عمل کرنے سے ملک کی مختلف قوموں کے درمیان اتحاد و اتفاق اور محبت و مفاہمت پیدا ہوتی ہے۔ آپ کی یہ شدید خواہش تھی کہ لوگوں میں رواداری، اخوت اور محبت کی روح پیدا ہو بے شک آپ کی شخصیت لائق صد تحسین اور قابل قدر ہے۔ کہ آپ کی نگاہ نے مستقبل بعید کے کثیف پردہ میں سے دیکھا اور صحیح راستہ کی طرف رہنمائی فرمائی۔"

لیکن افسوس ہے اُن نام نہاد مسلمانوں پر بھی جو اسلام کی صلح کُن اور باہمی محبت و اخوت کی دعوت دینے والی تعلیمات اور اصولوں کو پس پشت ڈالتے ہوئے مملکت اسلامیہ کے نام پر قائم ہوئی حکومت پاکستان میں اسلام ہی کے نام پر جماعت احمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیتے ہوئے جو فتنہ و فساد قتل و غارت اور خونریزی کا مظاہرہ کیا گیا تھا۔ اُس پر جماعت احمدیہ کے امام ہمام ایدہ اللہ نے جماعت کو صبر کی تلقین کرتے ہوئے برداشت کرنے کی نصیحت فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔

"پس راستہ بڑا کُھلا ہے۔ سختیاں بھی اُٹھانی پڑیں گی۔ تکلیفیں بھی اُٹھانی پڑیں گی۔ لیکن ہم کیا جانیں ان تکلیفوں کو خدا کی راہ میں دنیا اپنا زور لگائے گی کہ ہمیں ناکام کیا جائے جیسا کہ پہلے لگاتی رہی ہے۔ لیکن ہمیں ناکام نہیں کر سکتی۔ مَیں دُنیا کے ہر مینار سے یہ آواز بلند کرنے کے لئے تیار ہوں کہ دنیا خدا تعالیٰ کے اس منصوبے کو ناکام نہیں کر سکتی۔ دنیا کے سارے ایٹم بم اکٹھے ہو جائیں پھر بھی جو طاقتیں اس وقت گھمنڈ سے اپنی گردنیں اُٹھائے ہوئے ہیں ہم اُن کی خیر خواہی کے لئے اُن کے دِل جیت کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے اُن کو جمع کر دیں گے۔" (الفضل ۲۹ اکتوبر ۱۹۷۶ء)

نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جماعت کے مخالفین کو مخاطب ہو کر فرمایا تھا اور بعینہٖ ویسا ہی انجام معاندین احمدیت کا ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا آپ فرماتے ہیں:۔

"مَیں اُن سے پوچھتا ہوں کہ کہاں ہے امان اللہ؟ اگر اُس نے احمدیوں پر ظلم کیا تھا تو کیا خدا تعالےٰ نے اُس کے اسی جُرم کی پاداش میں اُس کی دھجیاں نہ اُڑا دیں؟ کیا خدا تعالیٰ نے اُس کی حکومت کو تباہ نہ کر دیا۔ کیا اللہ تعالیٰ نے اُس کی حکومت کے تار و پود کو بکھیر کر نہ رکھ دیا؟ کیا اللہ تعالیٰ نے اُس کو اس کی ذرّیت سمیت ذلیل اور رُسوائے عالم نہ کر دیا۔ کیا خدا تعالیٰ نے مظلوموں پر بے جا ظلم ہوتے دیکھ کر ظالموں کو کیفر کردار تک نہ پہنچایا اور کیا اللہ تعالےٰ نے امان اللہ کے اس ظلم کا اس سے کماحقہٗ بدلہ نہ لیا؟ ہاں کیا اللہ تعالیٰ نے اُس کی شان و شوکت، رعب اور دبدبہ کو خاک میں نہ ملا دیا۔...... اور اب بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُسی طرح ہوگا یہ چراغ وہ نہیں جسے دشمن کی پھونکیں بُجھا سکیں یہ درخت وہ نہیں جسے عداوت کی آندھیاں اُکھاڑ سکیں۔ مخالف ہوائیں چلیں گی طوفان آئیں گے۔ مخالفت کا سمندر ٹھاٹھیں مارے گا۔ اور لہریں اُچھالے گا۔ مگر یہ جہاز جس کا ناخدا خود خُدا ہے پار لگ کر ہی رہے گا۔" (خطبہ جمعہ [illegible] ۱۹ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے یہ الفاظ پیشگوئی کا رنگ رکھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ پاکستان کے دشمنوں کے لئے جنہوں نے ظلم کے پہاڑ توڑے ایسی جماعت پر جو رواداری اور محبت اور اخوت کا دم بھرنے والی ہے۔ اُس پر کفر کے فتوے لگانے والوں کا کیا حال ہوا۔!!

جماعت احمدیہ کا صبر وہ بھی اپنی مثال آپ ہے۔ چنانچہ پنجاب کے مشہور ادیب شری برہم ناتھ دت بیدم شری فرماتے ہیں۔

"شاباش جماعت احمدیہ! کہ اس نے تاریخ عالم کے بھیانک ترین مصائب کو صبر اور حوصلہ سے برداشت کیا اور اُف ہے پاکستان کے مسلمانوں پر جنہوں نے اسلام کی تعلیم کے برعکس اور اپنے رسول (صلعم) کے فرمودات کو پس پُشت ڈال کر اُن مظالم کو روا رکھا۔ انسانیت لرزہ براندام ہے۔ قرآنی تعلیمات نوحہ خواں ہیں اور اقوال رسول کو بجا طور پر شکوہ ہے کہ پاکستان کا مسلمان اُن کو بُھلا چکا ہے۔"

انہیں مصائب و ابتلاؤں کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلے ہی فرما دیا تھا کہ

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خُدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا۔ اور ہر ایک طرف سے اُس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔"

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے

سورینام میں جماعتہائے احمدیہ کا تیسرا جلسہ سالانہ

(بقیہ صفحہ ۲)

اور اس بابرکت نظام کی بدولت جماعت کے بے نظیر اتحاد، جذبۂ اطاعت اور اکنافِ عالم میں روز افزوں ترقی کو اسی نعمتِ عظمیٰ یعنی خلافت کا ثمرہ قرار دیا۔ اور احباب جماعت کو جانثاری کے ساتھ خلافت کے قلعہ کی حفاظت اور خلیفۂ وقت کے ساتھ وفاداری اور محبت والفت کا تعلق قائم و دائم رکھنے کی تلقین کی۔

تیسری تقریر خاکسار کی "احمدیت کا پیغام" کے عنوان پر ہوئی۔ خاکسار نے سورۂ جمعہ کی روشنی میں بتایا کہ احمدیت اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا نام ہے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آخرین میں بعثت حضرت امام مہدی علیہ السلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے وجود باجود میں ہوئی ہے۔ اور جماعت احمدیہ آخرین کی وہ مقدس اور بابرکت جماعت ہے جس کے ذریعہ اسلام کے روحانی انقلاب کی تکمیل یعنی غلبۂ اسلام بر ادیانِ باطلہ مقدر ہے۔ اس عظیم الشان عالمگیر مہم کے لئے جن عظیم روحانی ہتھیاروں اور سامانوں کی ضرورت تھی وہ اللہ تعالیٰ نے بتمام و کمال حضرت مسیح موعودؑ کو عطا فرمائے اور وہ ہتھیار وہ روشن دلائل اور آسمانی نشانات اور الٰہی تائیدات ہیں جن کی بدولت اسلام کی سچی تصویر دنیا پر عیاں ہو رہی ہے۔ اور باطل عقائد دنیا سے نابود ہوتے جا رہے ہیں۔ لق ۔۔ سال کی قلیل مدت میں سلسلہ احمدیہ کا اکنافِ عالم میں پھیل جانا ایک کروڑ نفوس کا گناہوں سے توبہ کر کے نیک اور پاک زندگی بسر کرنا اور خدمت اسلام کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دینا اور دنیا میں اسلام کے حق میں ایک رَو پیدا ہو جانا بصیرت کی آنکھ رکھنے والے ہر انسان کے لئے سچائی کو شناخت کرنے کا وافر سامان مہیا کرتا ہے۔ خاکسار نے اس موقعہ پر جماعت کی اسلامی خدمات کے کئی شواہد بھی پیش کئے اور غیر از جماعت دوستوں کو ان باتوں پر پوری سنجیدگی سے سوچنے اور اللہ تعالیٰ سے راہنمائی طلب کرنے کی دعوت دی۔

آخری تقریر صاحبِ صدر مکرم محترم مولوی محمد حنیف یعقوب صاحب کی تھی آپ نے انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں باری باری "احمدیت عالمی مشکلات کا کیا حل پیش کرتی ہے؟" کے عنوان پر ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ دنیا میں آج جس قدر مسائل اور مشکلات نسل انسانی کو درپیش ہیں اُن سب کی بنیادی وجہ ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ بنی نوع انسان کا اپنے خالق مالک خدا پر ایمان اور اعتقاد یا تو بالکل نہیں رہا اور یا بے حد کمزور ہو گیا ہے۔ آج بنی نوع انسان کی پیچ در پیچ مشکلات کا واحد حل اسی بات میں ہے کہ وہ خدائے واحد پر مضبوط اور زندہ ایمان پیدا کریں۔ اور یہ زندہ ایمان صرف اور صرف اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ جسے رائج کرنے کا بیڑا محض اللہ تعالیٰ کے حکم اور توفیق سے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت نے اٹھایا ہے۔ آپ نے سورۂ کہف کے آخری رکوع کی روشنی میں اس موضوع پر مزید شرح و بسط سے روشنی ڈالی۔

پروگرام کی اس آخری تقریر کے بعد جماعت احمدیہ گیانا کے وفد کے نمائندہ مکرم جان محمد اللہ دین صاحب نے اپنے وفد کی طرف سے شکریہ کے جذبات کا اظہار کیا اور ٹرینیڈاڈ کے وفد کی جانب سے مکرم حسین محمد صاحب نے جلسہ کی کامیابی اور اس بابرکت موقعہ میں شرکت کی توفیق ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ آخر میں مکرم برادرم حسینی عبید اللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سورینام نے جملہ حاضرین و مہمانوں کا اُن کی تشریف آوری پر شکریہ ادا کیا اور جماعت سورینام کی روز افزوں ترقی کے لئے دعا کی درخواست کی۔

جلسہ کی کارروائی کے دوران خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ کی ایک نظم ؎

عہد شکنی نہ کرو اہلِ وفا ہو جاؤ
اہلِ شیطاں نہ بنو اہلِ خدا ہو جاؤ

کے چند اشعار ترنم سے پڑھ کر سنائے اور ان کا انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا جس سے احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت سامعین بھی خاص طور پر محظوظ ہوئے اور اثر قبول کیا۔

بالآخر ۸ بجے شب اجتماعی دعا کے ساتھ یہ بابرکت جلسہ اختتام کو پہنچا جو صاحبِ صدر کی درخواست پر خاکسار مبلغ انچارج گیانا نے کرائی۔

اجتماعی ڈنر

جلسہ کے اختتام پر جملہ شرکائے جلسہ کی خدمت میں جماعت احمدیہ سورینام کی طرف سے پُر تکلف کھانا پیش کیا گیا جس کا وسیع پیمانہ پر انتظام کیا گیا تھا اور جو احباب جماعت نے لجنہ اماء اللہ کی ممبرات کے پُر خلوص تعاون سے دن بھر کی محنت سے تیار کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ سب رضا کار بھائیوں اور بہنوں کو اس خدمت کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

جلسہ کے ایام میں نماز تہجد اور درس حدیث و ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ کا اہتمام

سالانہ جلسہ پر آئے ہوئے ٹرینیڈاڈ اور گیانا کے بھائیوں اور بہنوں نے چھ روز قیام کیا۔ ان ایام میں باقاعدہ روزانہ نمازِ تہجد کی ادائیگی کا اہتمام کیا جاتا رہا۔ اور نماز فجر کے بعد حدیقۃ الصالحین سے درس حدیث اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اردو اور انگریزی میں درس دیا جاتا رہا جو خدا تعالیٰ کے فضل سے احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد فائدہ اور برکت کا موجب ہوا۔ الحمد للہ

دیگر مصروفیات

جلسہ کے علاوہ بقیہ چار ایام مختلف تقریبات میں شمولیت اور سورینام کے مختلف علاقوں کی سیر و سیاحت میں صرف ہوئے۔ چنانچہ ۲۶ر دسمبر کو جملہ بیرونی مہمانان ایک منی بس اور دو کاروں میں ایک خوبصورت تفریحی مقام COLA GREEK اور ایلومینم کا کارخانہ دیکھنے گئے اُسی روز رات کو ایک مخلص احمدی خاتون محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ الحق مسافر صاحب کے ہاں دعوت تھی۔ ۲۷ر دسمبر کو دوست شہر پارا ماریبو میں مصروف رہے۔ ۲۸ر دسمبر کو سارا گروپ ایک خوبصورت اور لمبے سفر پر روانہ ہوا یہ سفر سورینام کے مشرقی کنارے پر واقع قصبہ ALBINA کا تھا جس سے آگے دریا کے پار فرنچ گی آنا کا علاقہ شروع ہو جاتا ہے۔ قافلہ کے ارکان کو دو گھنٹے کے لئے کشتیوں پر دریا پار کر کے فرنچ گی آنا کے سرحدی قصبہ سینٹ لوراں بھی جانے کا موقعہ ملا۔ واپسی پر ایک خوبصورت مقام MOENGO کی بھی سیر کرائی گئی۔ یہ جدید قصبہ ایلومینم کے ایک دوسرے کارخانے کے عملہ کی آبادی پر مشتمل ہے۔ یہ سارا علاقہ انتہائی سرسبز و شاداب سبزہ زاروں پر مشتمل ہے اور جنگلات کی دولت سے مالا مال ہے۔ اس طویل سفر سے رات نو بجے واپس پہنچے۔ متعدد جگہ FERRY کے ذریعہ دریا پار کرتے ہوئے خاصا وقت خرچ ہوتا ہے۔ ابھی ان ملکوں میں دریاؤں پر پل تعمیر نہیں ہوئے۔

۲۹ر دسمبر کو جماعت کے ایک بزرگ دوست مکرم محمد حنیف جمن بخش صاحب کے ہاں دعوت تھی۔ کھانے سے قبل ایک دلچسپ تقریری پروگرام بھی منعقد ہوا جس میں گیانا اور سورینام کے مبلغین نے ایمان افروز تقاریر کیں اور تینوں ملکوں کے احباب جماعت کو اپنا عزم اور حوصلہ بلند کرنے اور متحدہ کوششوں کو جاری رکھنے کی تلقین کی۔

ریڈیو پر تقاریر

انہی ایام میں متعلقہ عہدیداران جماعت نے مبلغین کی ریڈیو پر تقاریر کروانے کا بھی اہتمام کیا۔ چنانچہ ۲۷ر دسمبر کو شام آٹھ بجے ریڈیو راپار (RAPAR) سورینام سے پندرہ منٹ کی تقریر نشر ہوئی جس میں خاکسار نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تعلیم القرآن کلاس کے موقعہ پر اختتامی تقریر کا خلاصہ پیش کیا جس میں حضور نے قبول کر فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام الف آخر کے مجدد نہیں اور آئندہ اصلاح و تجدید اور غلبۂ اسلام کا سارا کام آپ کی جماعت کے ہاتھوں سے ہونا ہے۔ انشاء اللہ۔ اسی طرح اگلے روز ۲۸ر دسمبر کو شام آٹھ بجے اسی ریڈیو سٹیشن سے مکرم حنیف یعقوب صاحب کی تقریر نشر ہوئی جس میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحیح مقام کو پیش کیا۔ یوں خدا کے فضل سے بذریعہ ریڈیو بھی سارے سورینام میں حق کی آواز پہنچنے کے سامان پیدا ہوئے۔ الحمد للہ۔

لجنہ اماء اللہ کا اجلاس

انہی ایام میں ایک شب لجنہ اماء اللہ گیانا اور ٹرینیڈاڈ کی ممبرات نے اپنا اجلاس منعقد کیا اور لجنہ کی تنظیم کو مضبوط کرنے اور اُسے زیادہ فعال بنانے کے متعلق باہم تبادلہ خیال کیا اور ایک دوسرے کو مفید مشورے دیئے۔

احمدیہ کیریبین کونسل کا اجلاس

۲۷ر دسمبر کو بعد نماز عشاء مسجد ناصر میں شروع ہوا جس میں تینوں ملکوں کے نمائندگان نے شرکت کی۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم حنیف یعقوب صاحب پریذیڈنٹ احمدیہ کیریبین کونسل نے کی۔ سب سے پہلے تعمیل فیصلہ جات سال گذشتہ کی رپورٹ پیش ہوئی۔ بعدہٗ ایجنڈا کی تجاویز پر غور شروع ہوا۔ اور جماعتی ترقی کے بہت سے امور زیر بحث آئے۔ چنانچہ فیصلہ کیا گیا کہ (i) تینوں ملکوں کا مشترکہ جلسہ سالانہ ہر سال منعقد ہوا کرے۔ (ii) لندن کی مجوزہ بین الاقوامی کانفرنس (جون ۷۸ء) میں جنوبی امریکہ کی جماعتوں سے دو نمائندے شریک ہوں۔ (iii) جلسہ سالانہ ربوہ میں حسب سابق سال رواں (۱۹۷۸ء) کے لئے باہم مل کر ایک نمائندہ بھجوایا جائیگا۔ (iv) جزائر کیریبین کا تبلیغی دورہ مارچ میں عمل میں لایا جائے۔ (v) سال رواں کے لئے دوبارہ مکرم حنیف یعقوب صاحب کو صدر احمدیہ کیریبین کونسل منتخب کیا گیا اور کونسل کے سیکرٹری کا بھی ٹرینیڈاڈ کے دوستوں سے ہی انتخاب کیا گیا چنانچہ مکرم حسین محمد صاحب مقرر ہوئے۔

ٹرینیڈاڈ اور گیانا کے وفود کی واپسی

قریباً ایک ہفتہ کے نہایت ہی برادرانہ، محبت بھرے دینی ماحول سے مستفید ہونے کے بعد بیرونی مہمانوں کی روانگی کا وقت آ پہنچا۔ چنانچہ ۳۰ر دسمبر کو علی الصبح ۵ بجے خشکی کے راستے گیانا کا وفد اپنے ملک کے لئے روانہ ہوا۔ اور ٹرینیڈاڈ کا وفد بذریعہ ہوائی جہاز ٹرینیڈاڈ کے لئے روانہ ہوا جس ... [illegible]

کے لئے گیانا بھی ٹھہرے۔ اور یوں مزید تعلقاتِ محبت واخوت کو مضبوط کرنے کا موقعہ ملا۔ الحمد للہ کہ تمام بھائی اور بہنیں بخیر وعافیت اپنی اپنی منزلِ مقصود کو پہنچ گئیں۔

اخبار گیانا کرانیکل میں جلسہ کی خبر کی وسیع اشاعت

خاکسار نے گیانا واپس پہنچ کر یہاں کے واحد سرکاری روزنامہ گیانا کرانیکل کو جلسہ سالانہ سورینام کی مفصل خبر ارسال کی۔ جو اخبار مذکور کی ۱۳ جنوری کی اشاعت میں پورے صفحہ پر پھیلے ہوئے فوٹوز کے ساتھ جلی عنوان کے ساتھ شائع ہوئی۔ عنوان تھا "دعا کے ذریعہ قلوب کو فتح کرو۔ مسلمانوں کو تلقین" اخبار نے حضور ایدہ اللہ کے پیغام کا بڑا عمدہ خلاصہ درج کیا۔ الحمد للہ۔

شکریہ و درخواست دعا

بالآخر احباب جماعت سے جنوبی امریکہ میں احمدیت کے کامیاب اثر ونفوذ کی دعاؤں کی درخواست کے ساتھ سورینام جماعت کے ان مخلص دوستوں کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے جنہوں نے بے لوث رنگ میں جلسہ کے انتظامات کئے اور ہر رنگ میں مہمانوں کی خدمت کی ان میں مکرم حسینی عبید اللہ صاحب اُن کی اہلیہ محترمہ مکرم احمد عبید اللہ صاحب برادرم رستم محمود صاحب برادرم محمد توحید صاحب برادرم ہارون جمن بخش صاحب برادرم شیخ جمن بخش صاحب اور ایک عیسائی دوست مسٹر تھامپسن بھی شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہت بہت جزائے خیر عطا فرمائے اور جماعتی بیداری اور تبلیغ حق کی اس کوشش کو اپنے فضل سے شرفِ قبولیت بخشے۔ آمین ثم آمین۔

اخبارِ قادیان

○ ــ مورخہ ۳۱-۱-۷۸ کو مکرم محمد دین صاحب عرف ککھا آف لندن زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۲-۲-۷۸ کو واپس تشریف لے گئے۔

○ ــ مکرم محمد شریف صاحب اشرف آف لندن (سابق پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ) مورخہ ۳۱-۱-۷۸ کو زیارتِ مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۲-۲-۷۸ کو واپس تشریف لے گئے۔

○ ــ مکرم ایم عبدالستار صاحب آف بنگلہ دیش نیو یارک (امریکہ) سے مع اہلیہ محترمہ مورخہ یکم فروری ۱۹۷۸ء کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۴-۲-۷۸ کو واپس تشریف لے گئے۔

○ ــ مکرم مطیع الرحمٰن صاحب سیف آف لندن (محترم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب درویش مرحوم کے صاحبزادے) مع اہل وعیال مورخہ ۲-۲-۷۸ کو قادیان تشریف لائے اور اپنے والدِ مرحوم کی آخری زیارت کی۔ اور تدفین کے موقعہ پر حاضر رہے۔

○ ــ مکرم سید مبشر احمد صاحب آف ڈنمارک (مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب سیکرٹری بہشتی مقبرہ کے داماد) اپنے رشتہ داروں سے ملاقات اور مقامات مقدسہ کی زیارت کے بعد مورخہ ۶-۲-۷۸ کو واپس تشریف لے گئے۔

○ ــ مورخہ ۵-۲-۷۸ کو محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ وتبلیغ تعمیر مسجد اور بعض جماعتی کاموں کے سلسلہ میں مدراس تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اِس سفر کو کامیاب فرمائے۔

○ ــ قادیان میں بعد نماز عصر حدیث بخاری شریف کا درس جاری ہے۔ جو محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی دے رہے ہیں آپ کی غیر موجودگی میں محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد درس دینے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔

○ ــ مورخہ ۳۱-۱-۷۸ کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے صداقت اور امانت ہر دو گروپ کا ایک مشترکہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت ونظم کے بعد عزیز جمیل احمد صاحب ناصر نے "نفلی عبادات کے پانچ نکاتی پروگرام" کے عنوان پر تقریر کی۔ اِس کے بعد محترم سید مبشر احمد صاحب آف ڈنمارک نے ڈنمارک اور یورپ کے بعض ایمان افروز حالات سنائے۔ آخر میں صدر محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد قائد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان نے بعض ضروری باتوں کی طرف توجہ دلائی۔

○ ــ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے وکیل المال تحریک جدید کی بڑی اہلیہ محترمہ بوجہ ہائی بلڈ پریشر بہت بیمار ہیں۔ احباب موصوفہ کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

درخواست دعا

خاکسار کے پھوپھی زاد بھائی مکرم خواجہ عبداللہ خان صاحب ربوہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کے دائیں بازو اور ٹانگ پر فالج کا حملہ ہوا ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔
خاکسار۔ خواجہ احمد حسین درویش۔

یوم مصلح موعودؓ

جماعتیں ۲۰ فروری کو جلسے منعقد کریں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدائے عزوجل کی طرف سے اطلاع پا کر ایک عظیم الشان پیشگوئی کے ذریعہ حضرت "مصلح موعودؓ" کی پیدائش اور اس کے دُنیا کے کناروں تک شہرت پانے اور اس کے ذریعہ غلبۂ اسلام کی بشارت دی تھی۔

پیشگوئی مصلح موعود متعدد پہلوؤں پر مشتمل اسلام کی صداقت وعظمت ظاہر کرنے کے لئے ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے۔

تمام جماعتیں ۲۰ فروری کو جلسے منعقد کر کے پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر اور جلسہ کی غرض وغایت دوستوں پر واضح کریں۔ اور جلسوں کی روئیداد مرتب کر کے نظارت دعوۃ وتبلیغ قادیان میں بھجوائیں۔ تاکہ اخبار بدر میں بھی رپورٹوں کا خلاصہ شائع کرایا جا سکے۔

ناظر دعوت وتبلیغ قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور انسپکٹر بیت المال آمد

جماعتہائے احمدیہ جنوبی ہند مورخہ ۲۱-۲-۷۸ تا ۱۹-۵-۷۸

جملہ جماعتہائے احمدیہ جنوبی ہند کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور انسپکٹر بیت المال آمد مورخہ ۲۱-۲-۷۸ سے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات کے سلسلہ میں دورہ فرما رہے ہیں لہٰذا جملہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ جنوبی ہند اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ وہ انسپکٹر صاحب موصوف سے جملہ امور میں کما حقہٗ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	—	—	۲۱-۲-۷۸	سرکرہ	۸-۴-۷۸	۲ یوم	۱۰-۴-۷۸
بمبئی	۲۳-۲-۷۸	۴ یوم	۲۷	مینگلور موگرال	۱۰	۲ ″	۱۲
عثمان آباد	۲۸	۱ ″	۱-۳-۷۸	منجیشور اُلال	۱۲	۱ ″	۱۳
حیدرآباد	۲-۳-۷۸	۸ ″	۱۰	پینگاڈی	۱۳	۲ ″	۱۵
سکندرآباد	۱۰	۲ ″	۱۲	کنانور۔ کڈلائی	۱۵	۳ ″	۱۸
چندہ پور کاماریڈی	۱۲	۱ ″	۱۳	کوڈالی	۱۸	۱ ″	۱۹
شادنگر براستہ حیدرآباد	۱۳	۱ ″	۱۴	کالیکٹ	۱۹	۳ ″	۲۲
جڑچرلہ	۱۴	۱ ″	۱۵	کوڈیاتھور	۲۲	۱ ″	۲۳
محبوب نگر	۱۵	۱ ″	۱۶	پتھہ پیریم براستہ کالیکٹ	۲۳	۱ ″	۲۴
چنتہ کنٹہ	۱۶	۲ ″	۱۸	کیرولائی	۲۴	۱ ″	۲۵
دڈمان	۱۸	۱ ″	۱۹	منارگھاٹ	۲۵	۱ ″	۲۶
ادگور	۱۹	۱ ″	۲۰	سوریاکنی	۲۶	۱ ″	۲۷
یادگیر	۲۰	۳ ″	۲۳	الانلور	۲۷	۱ ″	۲۸
تیماپور شوراپور	۲۳	۲ ″	۲۵	آنڑاپورم براستہ کالیکٹ	۲۹	۱ ″	۳۰
دیودرگ	۲۵	۱ ″	۲۶	کروناگاپلی	۳۰	۳ ″	۳-۵-۷۸
بلاری	۲۶	۱ ″	۲۷	کوٹار	۳-۵-۷۸	۱ ″	۴
ہبلی	۲۷	۱ ″	۲۸	ساتان کولم	۴	۱ ″	۵
لونڈا۔ نندگڑھ	۲۸	۱ ″	۲۹	شنکرن کوئل	۵	۱ ″	۶
الگی۔ بلگام	۲۹	۱ ″	۳۰	میلاپالیم	۶	۱ ″	۷
سورب براستہ ہبلی	۳۱	۱ ″	۱-۴-۷۸	مدراس	۸	۴ ″	۱۲
ساگر	۱-۴-۷۸	۱ ″	۲	اٹارسی	۱۳	۱ ″	۱۴
شیموگہ	۲	۲ ″	۴	کامٹہ (کشن گنج)	۱۵	۲ ″	۱۷
بنگلور	۴	۴ ″	۸	قادیان	۱۹-۵-۷۸	—	—

انجام

محترم ثاقب زیروی صاحب مدیر "لاہور" کی مندرجہ ذیل نظم ہم نے ٹیپ ریکارڈ کی مدد سے اخبار "بدر" کی اشاعت مجریہ ۵/۸ میں شائع کی تھی جس میں پہلے اور آٹھویں شعر میں کسی قدر غلطی رہ گئی۔ اب یہ نظم ہفت روزہ "لاہور" سے نقل کر کے دوبارہ شائع کی جا رہی ہے ——— (ایڈیٹر بدر)

فُرصت ہے کسے جو سوچ سکے پسِ منظر اِن افسانوں کا
کیوں خوابِ طرب سب خاک ہوئے کیوں خون ہُوا ارمانوں کا

تاریخ کے سینے میں اب تک ہیں دفن وہ سارے ہنگامے
اِنسان کے ہاتھوں دُنیا میں کیا حال ہُوا اِنسانوں کا

طاقت کے نشے میں چُور تھے جو، توفیقِ نظر جن کو نہ ملی
مفہوم نہ سمجھے وُہ ناداں قُدرت کے لکھے فرمانوں کا

پستے ہیں بالآخر وُہ اِک دِن اپنے ہی ستم کی چکّی میں
انجام یہی ہوتا آیا، فرعونوں کا ہامانوں کا

کم مایہ ہیں پر قُدرت نے ہمیں احساس کی دولت بخشی ہے
ہر آنکھ سے آنسو پونچھیں گے دُکھ بانٹیں گے سب اِنسانوں کا

جب زخم لگیں تو جھومیں، پر پھولوں کا تبسّم لہرائے
فرزانوں کا اتنا ظرف، کہاں یہ حوصلہ ہے دیوانوں کا

اے صبر و رضا کے متوالو، اُٹھو تو سہی، دیکھو تو سہی
طُوفانوں کے مالک نے آخر رُخ پھیر دیا طوفانوں کا

جھنکار پہ سونے چاندی کی ہوتا ہے ضمیروں کا سودا
اس دورِ خرابی میں یارو خطرہ ہے بہت ایمانوں کا

اب آئے جو یار کی محفل میں جاں رکھ کے ہتھیلی پر آئے
اس راہ میں ہر سُو پہرہ ہے، کم فہموں کا نادانوں کا

ہم دینِ ہُدیٰ کے پرچم کو اُونچا ہی اُڑاتے جائیں گے
جو طُوفانوں کے پالے ہوں، کیا خوف اُنہیں طوفانوں کا

آندھی کی طرح جو اُٹھّے تھے اب گرد کی صُورت بیٹھے ہیں
ہے میری نگاہوں میں ثاقب انجام بلند ایوانوں کا

(بشکریہ لاہور ۸/۸)

درخواستِ دُعا

مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ اُن کے بھانجے مکرم محمد صالح صاحب کو لاہور میں Heart Attack ہُوا ہے۔ اُن کی کامل شفایابی اور درازیٔ عُمر کے لئے احباب دردِ دل سے دُعا فرما دیں۔

خاکسار مرزا وسیم احمد۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان۔

الحاج قریشی عطاء الرحمٰن صاحب کو بہشتی مقبرہ قادیان میں سپردِ خاک کر دیا گیا

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى (طٰہٰ)

قادیان ۳ تبلیغ (فروری) مرحوم الحاج قریشی عطاء الرحمٰن صاحب کے بیٹے مکرم قریشی مطیع الرحمٰن صاحب سیف کی انگلستان سے متوقع آمد کی وجہ سے مرحوم کی تدفین عمل میں نہیں آئی تھی چنانچہ کل سوا تین بجے بعد دوپہر مکرم سیف صاحب مع اہلیہ و بچگان قادیان پہنچ گئے اور اپنے مرحوم والد بزرگوار کی زیارت کی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور دُوسرے بزرگان نے اُن سے تعزیت کی۔ اسی اثناء میں وکیل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام جنازے کی تجہیز و تکفین مکمل کر لی گئی۔ اور حسبِ اعلان محترم صاحبزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مدرسہ احمدیہ کے وسیع صحن میں نمازِ جنازہ پڑھائی۔ نماز میں درویشانِ کرام اور حاضر الوقت دیگر احباب جماعت کی بھاری تعداد نے شرکت کی۔ چونکہ محترم مرحوم الحاج قریشی صاحب بفضلہ تعالیٰ موصی تھے اس لئے جنازہ بہشتی مقبرہ لے جایا گیا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے نعش کو کندھا دیا اور جنازہ کے ساتھ گئے۔ اسی طرح سبھی احباب نے بھی باری باری کندھا دیتے ہوئے بہشتی مقبرہ کے قطعہ ۹ تک جنازہ پہنچایا۔ جہاں مرحوم کو سپردِ خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہو جانے کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی دُعا کرائی۔ اسی طرح سبھی احباب اپنے قابلِ احترام درویش بزرگ اور سلسلہ کے فدائی خادم کو بہشتی مقبرہ کی آخری آرام گاہ میں ابدی نیند سوتے چھوڑ آئے۔ اعلی اللہ درجاتہ فی الجنۃ۔ جس رنگ میں مرحوم قریشی صاحب نے اپنی زندگی گزاری بڑی ہی قابلِ رشک زندگی ہے۔

چنانچہ آج خطبۂ جمعہ میں محترم صاحبزادہ صاحب نے مرحوم کی خوبیوں اور اعلیٰ دینی خادمانہ اوصاف کا ذکر کرتے ہوئے مرحوم کے مناقب بیان کئے۔ اور دُعا کی تحریک کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی سلسلہ کو ایسے فدائی اور سچے خدمتگذار عطا فرماتا رہے۔ آپ نے مرحوم کے بیٹے مکرم قریشی مطیع الرحمٰن صاحب سیف سے بھی تعزیت کرتے ہوئے اُن کے حق میں دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی اپنے نیک اور بزرگ باپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ اور ہر آن اُن کا حامی و ناصر ہو۔ مکرم سیف صاحب کے علاوہ بھی محترم صاحبزادہ صاحب نے مرحوم قریشی صاحب کے تمام دوسرے بھائیوں اور ہمشیرگان اور لواحقین سے سب مقامی احباب کی طرف سے تعزیت کرتے ہوئے اُن کے حق میں دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اس صدمہ کے برداشت کرنے اور اس پر صبرِ جمیل اختیار کرنے کی توفیق دے۔ آپ نے فرمایا مرحوم قریشی صاحب نے اپنی خاموش طبیعت اور منکسرانہ مزاج اور اعلیٰ خادمانہ صلاحیتوں کے ذریعہ جس رنگ میں درویشانہ زندگی بسر کی اور پھر سلسلہ کی جو مثالی خدمات سرانجام دیں؛ زمانۂ درویشی کی تاریخ میں اُن کی اِن سب جلیل القدر خدمات کو یقیناً نمایاں طور پر بیان کیا جائے گا۔!

اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تعالیٰ۔

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONE NO. 52325/52686 P.P.
ورائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
چپل پروڈکٹس —
۲۲/۲۹ مکھنیا بازار۔ کانپور

ھر قسم اور ھر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹوونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
اٹوونگس
32 SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY,
MADRAS 600004.
PHONE :- 76360.

پروگرام دورہ مکرم منظور احمد صاحب انسپکٹر تحریکِ جدید

(برائے صوبہ یو۔پی)

جملہ جماعت ہائے احمدیہ یو۔پی کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انسپکٹر صاحب موصوف مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۷۸ء سے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق معائنہ حسابات و وصولی چندہ تحریک جدید کے سلسلہ میں دورہ کریں گے۔ جملہ احباب جماعت، عہدیداران جماعت و مبلغین کرام سے ان کے ساتھ کماحقہٗ تعاون کی درخواست ہے۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۶/۲/۷۸	کانپور	۸/۳/۷۸	۲	۱۰
سہارنپور۔ بجوپورہ	۱۷/۲/۷۸	۱	۱۸/۲/۷۸	مودہا۔ کمہریا	۱۰	۲	۱۲
مظفر نگر۔ امبیٹہ	۱۸	۱	۱۹	مسکرا۔	۱۲	۱	۱۳
دہلی	۱۹	۲	۲۱	راٹھ	۱۳	۲	۱۵
ہاپوڑ۔ میرٹھ۔ انچولی	۲۱	۲	۲۳	کورنچ	۱۵	۱	۱۶
امروہہ۔ سردار نگر	۲۳	۳	۲۶	چرگاؤں۔ جھانسی	۱۶	۲	۱۸
بریلی	۲۶	۱	۲۷	اٹارسی	۱۹	۱	۲۰
شاہجہانپور۔ کٹیا۔ لودھی پور	۲۷	۳	۱/۳/۷۸	آگرہ	۲۰	۱	۲۱
لکھنؤ	۱/۳/۷۸	۱	۲	ساندھن	۲۱	۱	۲۲
گونڈہ	۲	۱	۳	صالح نگر	۲۲	۱	۲۳
فیض آباد	۳	۱	۴	ننگلہ گھنو	۲۳	۱	۲۴
بنارس	۴	۱	۵	دہلی	۲۴	۱	۲۵
فتح پور۔ بہوہ۔ دھن سنگھ پور	۵	۳	۸	قادیان	۲۶/۳/۷۸	-	-

مالی سال ختم ہو رہا ہے

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ اپریل ۱۹۷۸ء کو ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے نظارت ہٰذا جملہ احباب جماعت و عہدیداران و مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنی دیگر مصروفیات سے وقت نکالتے ہوئے اس اہم کام کی طرف بھی خاص توجہ فرما دیں۔ اور کمیٔ بجٹ کو جلد از جلد پورا کریں۔

عہدہ دارانِ جماعت، اور مبلغینِ کرام ہر نادہند و بقایا دار کے پاس پہنچیں اور اس پر مالی قربانی کی اہمیت اور سلسلہ کی ضروریات واضح کریں۔ تاکہ ان کے دلوں میں بھی ایمانی جذبہ پیدا ہو۔ اور بشاشتِ قلبی سے اپنی کوتاہیوں کا انسداد کر سکیں۔

احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ اس عہد کو سامنے رکھیں کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" جب اس پر عمل فرمائیں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے دروازے آپ پر کھل جائیں گے۔

پس خوش قسمت ہیں وہ احباب جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کے دین کیلئے وعدوں کو پورا کرتے ہیں۔

زکوٰۃ

"ایک دفعہ رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دو عورتیں آئیں۔ جن کے ہاتھ میں سونے کے دو کڑے تھے تو حضورؐ نے اُن سے دریافت کیا کہ کیا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو۔ تو انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ کیا تم پسند کرتی ہو کہ تم کو قیامت کے دن سونے کی بجائے آگ کے کڑے پہنائے جائیں۔ جس پر اُن دونوں عورتوں نے فوراً زکوٰۃ ادا کر دی۔" (ترمذی جلد ۱ صفحہ ۹۰)

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

چوتھا آل اُڑیسہ خدام الاحمدیہ سالانہ اجتماع

بمقام سورو مورخہ ۱۸-۱۹ فروری ۱۹۷۸ء

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ صوبہ اُڑیسہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۱۸-۱۹ فروری ۱۹۷۸ء کو چوتھا آل اُڑیسہ خدام الاحمدیہ سالانہ اجتماع بروز سنیچر و اتوار بمقام سورو منعقد ہو رہا ہے۔ لہٰذا قائدین حضرات اپنے خدام کے ساتھ ۱۷ فروری کی شام تک سورو پہنچنے کی کوشش کریں۔

المعلن: خاکسار: شیخ عبد الحلیم صدر سب کمیٹی اجتماع

نمایاں کامیابی

عزیزہ طاہرہ شاہین صاحبہ بنت مکرم مسیح الدین صاحب مرحوم آف سکندر آباد اس سال ایم۔ اے فائینل میں عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد سے فرسٹ کلاس میں کامیاب ہوئی ہیں۔ الحمد للہ۔ اس خوشی میں اُن کی والدہ محترمہ مندرجہ ذیل مدات میں ایک سو روپیہ ادا کرتے ہوئے اپنے سب بچوں کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

اعانتِ بدر -/۲۵ روپے درویش فنڈ -/۲۵ روپے تعلیمی فنڈ -/۲۵ روپیہ اور شادی فنڈ -/۲۵ روپے۔

موصوفہ کا ایک لڑکا مصطفےٰ علیم الدین صاحب انجینئر دمم میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر آن اُن کا بھی حافظ و ناصر ہو۔ اور خادمِ دین بنائے آمین۔

خاکسار: حمید الدین شمس مبلغ حیدر آباد

ولادت

جماعتِ احمدیہ بھدرک کے ایک مخلص نوجوان شیخ عبد الاحد صاحب ابن شیخ عبد الصمد صاحب کو دو لڑکیوں کے بعد اللہ تعالےٰ نے ایک لڑکا عطا فرمایا ہے۔ جملہ احباب جماعت و بزرگان سے عاجزانہ التماس ہے کہ وہ نومولود کی درازیٔ عمر و صالح و خادمِ دین ہونے کیلئے نیز زچہ کی صحت و سلامتی کے لیۓ دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار: شیخ شمس الدین احمدی صدر جماعت احمدیہ بھدرک۔

اعلانِ نکاح

مورخہ ۸/۱/۷۸ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے مکرم خورشید احمد صاحب آف امروہہ کا نکاح ہمراہ مسماۃ رشیدہ خاتون صاحبہ بنت مکرم شفیع احمد صاحب ساکن خانپور ملکی بعوض مبلغ دو ہزار روپے حق مہر پڑھا۔ اس خوشی میں مکرم خورشید احمد صاحب نے مبلغ پانچ روپے، مد اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں۔ تمام قارئینِ بدر سے اس نکاح کے بابرکت ہونے اور مثمر ثمراتِ حسنہ بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: نذیر احمد ٹیلر درویش قادیان

تصحیح

مرحوم چوہدری محمد ابراہیم صاحب کی کینیڈا میں ۸/۱/۷۸ کو وفات ہوئی اور ان کا تابوت مورخہ ۱۲/۱/۷۸ کو امرتسر سے قادیان لایا گیا۔ بدر کی گزشتہ اشاعت میں صفحہ ۱ پر یہ دونوں تاریخیں غلط شائع ہو گئی ہیں۔ احباب اس کے مطابق تصحیح فرمالیں۔ (ایڈیٹر بدر)